Regd No. P. 67

رجسٹرڈ نمبر پی ۶۷

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ

بدر

The Weekly Badr Qadian

جلد ۱۴

شمارہ ۱۵

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری

نائب: فیض احمد گجراتی

شرح چندہ
سالانہ -/۶ روپے
ششماہی -/۴ روپے
ممالک غیر -/۱۵ روپے
فی پرچہ ۱۵ نئے پیسے

۱۵ شہادت ۱۳۴۴ ہش | ۱۲ ذوالحجہ ۱۳۸۴ھ | ۱۵ اپریل ۱۹۶۵ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۴ اپریل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ مورخہ ۱۰ اپریل بوقت ۸ بجے صبح کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت کل سارا دن اچھی رہی البتہ شام کے قریب بے چینی کی تکلیف ہو گئی اس وقت طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔

قادیان ۱۳ اپریل۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بخیریت ہیں الحمد للہ۔ محترم صاحبزادہ صاحب مورخہ ۱۰ کو مع چوہدری مبارک علی صاحب ایڈیشنل ناظر امور عامہ یادگیر کے سفر سے بخیریت واپس تشریف لے آئے تھے الحمد للہ۔

۱۳ اپریل۔ آج قادیان میں مقامی طور پر عید الاضحیہ کی تقریب مسنون طریق پر منائی گئی۔ نمازِ عید محترم مولانا عبد الرحمان صاحب فاضل نے پڑھائی اور حضرت اقدس کا ایک روح پرور خطبہ سنایا۔ بعدہٗ لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام بیرونجات کے احباب کی خواہش پر ۲۵ جانور ذبح کئے گئے جبکہ مقامی احباب کی طرف سے سات جانور اس کے علاوہ ذبح ہوئے امید ہے کہ کل پرسوں بھی حسب گنجائش قربانیاں ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ سب قربانیاں قبول فرمائے۔ آمین۔

جماعت احمدیہ یادگیر کا سالانہ جلسہ

پیشوایانِ مذاہب کی سیرت و سوانح کا بیان۔ ہندو مسلم عیسائی مقررین کی پُرلطف تقاریر

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مولوی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

جنوبی ہند کی احمدیہ جماعتوں میں جماعت احمدیہ یادگیر کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے اللہ تعالیٰ نے دینی و دنیوی دونوں حیثیتوں سے امتیاز بخشا۔ اس جماعت کی تاریخ حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مخلصانہ کارناموں سے شروع ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے اس بستی میں آپ کو ہی قبول احمدیت کی توفیق عطا فرمائی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا سے

"اک سے ہزار ہوویں بابرگ و بار ہوویں"

آپ کے حق میں بھی قبول ہوئی۔ خدا کے فضل سے آج آپ کا کنبہ سینکڑوں افراد پر مشتمل ہے۔ جس کے تمام افراد بڑے مخلص اور دین کے خاص خدمت گذار ہیں۔

تقسیم ہند کے بعد اس جگہ وہ تاریخی مناظرہ ہوا جس میں اللہ تعالیٰ نے تمام مخالفین کو خائب و خاسر رکھا۔ اور جماعت احمدیہ کو میدانِ مناظرہ میں شاندار کامیابی عطا فرمائی۔

اسی یادگیر میں ۲۴ اور ۲۵ مارچ ۱۹۶۵ء کو جماعت احمدیہ کا پینتیسواں سالانہ جلسہ خاص اہتمام سے اور وسیع پیمانہ پر منایا گیا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ ناظر دعوت و تبلیغ قادیان نے بنفسِ نفیس شرکت فرما کر اس جلسہ کی رونق کو دوبالا کر دی۔ آپ کے ہمراہ مکرم چوہدری مبارک علی صاحب فاضل ایڈیشنل ناظر امور عامہ مکرم چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی سیکرٹری بہشتی مقبرہ اور مکرم محمد یوسف خان صاحب درویش بھی تھے

جلسہ سیرت پیشوایان مذاہب

یادگیر میں دو روزہ جلسہ سالانہ کے سلسلہ میں پہلے دن یعنی ۲۴ مارچ کو جلسہ سیرت پیشوایانِ مذاہب" بوقت ۸½ بجے شب زیر صدارت شری سدرام ریڈی بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی پریزیڈنٹ تعلقہ ڈیولپمنٹ بورڈ یادگیر منعقد ہوا۔ مکرم محمد عبد اللہ صاحب بی۔ ایس سی۔ ایل۔ ایل۔ بی کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم رحمۃ اللہ صاحب خوری کی نظم کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے افتتاحی تقریر فرمائی۔

حضرت ناظر صاحب دعوت و تبلیغ کی افتتاحی تقریر

آپ نے فرمایا:۔

جماعت احمدیہ کی طرف سے ۳۰، ۳۵ سال قبل سے آج تک ہر سال نہ صرف ہندوستان میں بلکہ ہندوستان کے باہر دوسرے ممالک میں بھی جہاں جماعت احمدیہ کی شاخیں قائم ہیں ایک مقررہ دن ایسا جلسہ منعقد کیا جاتا ہے جس میں تمام مذاہب کے پیشواؤں کی عزت و تکریم اور توقیر کو قائم کرنے کے لئے اور مختلف قوموں کے درمیان اخوت پیدا کرنے کے لئے پیشوایانِ مذاہب کی سیرت و سوانح بیان کئے جاتے ہیں۔

آپ نے بتایا چونکہ مذہب کا تعلق وراثت سے نہیں ہے اس لئے ہم دوسرے مذاہب کا مطالعہ گہری دلچسپی اور تحقیق سے کرتے ہیں۔ اور ان کی تمام نیک و پاک تعلیمات کو اپنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ رسول کریم صلعم کے اس ارشاد کے مطابق کہ کلمۃ الحکمۃ ضالۃ المؤمن اخذھا حیث وجدھا۔ حق و حکمت کی باتیں مومن کی گمشدہ متاع ہیں وہ جہاں سے بھی ملیں لے لیتا ہے۔ پس اس لئے آج کے دن اسی غرض کے تحت جماعت احمدیہ یادگیر کی طرف سے یہ جلسہ منعقد کیا جا رہا ہے

یہ ایک تجربہ شدہ بات ہے کہ آج کی دُنیا جس قدر مذہب سے دور جا کر مادیت میں منہمک ہو گئی ہے اسی قدر طبیعت میں بے چینی، عدم سکون کی کیفیت بڑھتی جا رہی ہے۔ اس کا صحیح علاج یہی ہے کہ مذہب پسند افراد اس طرف متوجہ ہوں۔ اور سب سے پہلے اپنے مذہبی راہنماؤں کی صحیح تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں اور جس طریق پر چل کر ان بزرگان نے خدا کا قرب حاصل کیا اور معاشرہ میں روحانی انقلاب پیدا کر دیا۔ اس راستہ کو ہم بھی اختیار کریں۔ چنانچہ ہمارے نقطۂ نگاہ کے مطابق بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی آمد کی غرض یہی ہے کہ دنیا کے اندر وہ روحانی انقلاب پیدا کیا جائے۔ جس سے انسانیت کا جوہر چمکے۔ اور لوگ اپنے خالق و مالک کو پہچانیں اور اپنی گندی زیست سے نکل کر پاک زندگی گزارنا سیکھیں۔

حضرت صاحبزادہ صاحب کی ایمان افروز تقریر کے بعد مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب نے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے بتایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کہ امن و شانتی کے پیغامبر ہیں دنیا کے سامنے ایک ایسے خدا کو پیش فرمایا جو کہ "السلام" ہے اور جس مذہب سے آپ نے دنیا کو روشناس کرایا ہے۔ وہ "الاسلام" ہے۔ آپ نے اپنی تقریر میں حضرت نبی کریم صلعم کی پیش فرمودہ تعلیمات پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ ان تعلیمات کے ذریعہ سے دُنیا کو دائمی امن اور اخروی نجات و فلاح ہو سکتی ہے۔

اس کے بعد شری ریورنڈ رائن۔ ایم ڈیوڈ پاسٹر میتھوڈسٹ چرچ یادگیر نے کنڑی زبان میں حضرت یسوع مسیح کی زندگی پر روشنی ڈالی۔ اور بتایا کہ حضرت مسیح کا یہ دعوے ہے کہ

"I am life"

میں ہی زندگی ہوں۔ اس دعوے کی دلیل کے طور پر کوڑھیوں کو صحت دلا کر زندگی بخشنے کے واقعات بیان کئے۔

اس تقریر کے بعد ایک اور عیسائی دوست نے اس کا اردو ترجمہ سنایا۔ مکرم عبد الرشید صاحب (گلبرگہ) کی نظم کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل نے حضرت شری کرشن جی مہاراج کی سیرت و سوانح پر ہندی زبان میں تقریر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلام کے نبیوں جیسے علماء و صوفیاء کرام کے اقوال کے ذریعہ ثابت کیا۔

(باقی صفحہ نمبر ۶ پر)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان —— مورخہ ۱۵ اپریل ۱۹۶۵ء

قادیان میں عیدالاضحیہ کی مبارک تقریب

قادیان ۱۳ اپریل۔ سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی کی یاد میں قائم رکھنے کے لئے ۱۰ ذوالحجہ کو اسلام نے جو عیدالاضحیہ مقرر فرمائی احمدیت کے دائمی مرکز قادیان میں آج اس تقریب کو شرعی ہدایات اور مسنون طریق منایا گیا۔ محترم مولانا عبدالرحمن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان نے نظارت تعلیم و تربیت کے اعلان کے مطابق ۸ بجے صبح مسجد اقصےٰ میں عید کا دوگانہ پڑھا۔ بعدہٗ خطبہ شروع کیا جس میں بطور تمہید آپ نے بیان فرمایا کہ آج کا دن عید کا دن ہے۔ عید کا لفظ عَود سے نکلا ہے جس کے معنے ہیں "لوٹنا" "بار بار آنا"۔ اور ہر شخص طبعی طور پر اس بات کی خواہش رکھتا ہے کہ اس کے لئے خوشی اور مسرت کے دن بار بار آتے رہیں۔ اسلام میں دو ہی عیدیں ہیں اور دونوں ہی کسی نہ کسی رنگ کی قربانی اور مجاہدہ کے نتیجہ کے طور پر منائی جاتی مقرر کی گئی ہے۔ چنانچہ رمضان شریف کا مہینہ روزے رکھنے کے بعد عیدالفطر کے روز ایک سچا مومن بطور شکرانہ بارگاہ الٰہی میں دو نفل ادا کرنے کے لئے اپنے بھائیوں کے ساتھ جمع ہوتا ہے۔ اسی طرح دوسری عید جسے عیدالاضحیہ کے نام سے پکارا جاتا ہے حج کے بعد آتی ہے۔

آپ نے فرمایا کہ جس شخص نے حج کیا ہے اور ان مقامات مقدسہ میں حج کے موقعہ پر اسے خود حاضر ہو کر حالات کا مشاہدہ کرنے کا موقعہ ملا ہے وہ جانتا ہے کہ حج کی عبادت اپنے اندر میدان حشر کا نمونہ رکھتی ہے۔ جس طرح ایک آدمی اس دنیا سے کوچ کر جانے کے وقت اپنے بیوی بچوں اور دنیا کے تمام علائق سے الگ ہو کر ایک دوسرے ماحول میں پہنچ جاتا ہے۔ یہی حال ایام حج میں حاجیوں کا ہوتا ہے۔ اور ہر قسم کی تکالیف اور مشقت کو برداشت کرتے ہوئے محض خدا کی رضا کے حصول کی غرض سے ان مقامات میں پہنچ جاتے ہیں۔

محترم امیر صاحب نے فرمایا کہ یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ کوئی انعام بغیر قربانی کے نہیں ملتا۔ جتنا بڑا انعام ہو اسی کے مطابق قربانی کرنی ہوتی ہے۔ جب ہر شخص اس بات کی خواہش رکھتا ہے کہ اس کے ہاں خوشی، مسرت اور انعام کے دن بار بار آتے رہیں تو اس کے لئے لازم ہے کہ وہ ایسی قربانیاں بھی پیش کرتا رہے۔ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے کیں۔ اور خدا تعالیٰ نے ان کو اپنی رحمت سے نوازا۔ اسی سلسلہ میں آپ نے حضرت ہاجرہ علیہا السلام کے اس پختہ ایمان اور اعلیٰ درجہ کے ایمان کا ذکر فرمایا کہ انہوں نے مجسمہ حوصلہ اور جواں مردی کا ثبوت دیا۔ اور کہا کہ اگر آپ خدا کے حکم سے ہمیں اس جگہ چھوڑ رہے ہیں تو کوئی بات نہیں خدا ہمیں ضائع نہیں کرے گا۔ ہر قسم کی تکالیف اور مصائب بڑی ہی خندہ پیشانی سے برداشت کرنے کے لئے تیار ہو گئیں اور برداشت کر کے دکھا دیا۔

محترم امیر صاحب نے ان بزرگان کی عظیم قربانیوں کی قبولیت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ دیکھو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ میں بس جانے والوں کے لئے تو صرف اسی قدر دعا کی تھی کہ

وارزقہم من الثمرات

اے خدا تو ان کو ثمرات دینا مگر آج ہزاروں سال گزرنے کے بعد آج اس دعا کا شاندار اثر خدا تعالیٰ کی بیشمار نعمتوں کے رنگ میں ظاہر ہو رہا ہے۔ جو اہل مکہ کو بلکہ جو بھی سرزمین مکہ جاتے ہیں اور مقامات مقدسہ کی زیارت کے لئے وہاں پہنچے۔ آج وہاں ہر قسم کی نعمت اور آسائش میسر ہے۔ اور یہ سب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں کا ثمرہ ہے۔

آپ نے فرمایا کہ ہمیں چاہئے کہ اپنے آپ کو حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل جیسا بنائیں۔ ان جیسی قربانیاں کریں اور دین کی خدمت کے لئے ہر وقت تیار رہیں۔ اس صورت میں ہم خدا تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والے بنیں گے۔

اس تمہید کے بعد محترم مولانا عبدالرحمن صاحب فاضل نے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ پڑھ کر سنایا جو حضور نے مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۵۶ء کو عیدالاضحیہ کے موقعہ پر ارشاد فرمایا تھا۔ اس خطبہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عیدالاضحیہ کی شاندار قربانیوں اور ان کی اصل روح کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

"یہ عید بڑی شاندار عید ہے جس کی مثال دنیا میں اور کہیں نہیں ملتی اس موقعہ پر لوگ بکرے اور دنبوں کی قربانیاں کرتے ہیں۔ لیکن قرآن کریم فرماتا ہے:

لن ینال اللہ لحومہا ولا دماءھا ولکن ینالہ التقویٰ منکم (حج ع ۵)

اللہ تعالیٰ کو ان قربانیوں کا گوشت اور خون نہیں پہنچتا بلکہ قربانی کرنے والوں کا تقویٰ پہنچتا ہے یعنی اصل قربانی وہ ہے جو انسان اپنی اور اپنے اہل و عیال کی پیش کرے اور یہی وہ سبق ہے جو عیدالاضحیہ ہمیں سکھاتی ہے۔ چنانچہ دیکھو جب حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسمٰعیلؑ اور حضرت ہاجرہؓ کو ایک بے آب و گیاہ جنگل میں چھوڑ آئے تو گو وہ خود اس جنگل سے باہر چلے گئے لیکن ان کی قربانی یہ تھی کہ انہوں نے اپنی بیوی اور اکلوتے بچے کی جدائی کا دکھ اٹھایا اور بیوی کی یہ قربانی تھی کہ اس نے اپنے خاوند کی جدائی کا دکھ اٹھایا اور اپنے بیٹے کا دکھ دیکھا۔ اور بیٹےؑ کی قربانی یہ تھی کہ وہ اپنی مرضی سے ایک ایسے جنگل میں بس گیا جہاں دور دور تک انسان نظر نہیں آتا تھا۔ اور اس نے نہ صرف خود

پیاس اور بھوک کی تکلیف

اٹھائی بلکہ ماں اور باپ کا دکھ بھی دیکھا۔ پس وہ قربانی کسی ایک فرد کی نہیں تھی جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت ہاجرہؓ اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو ایک بے آب و گیاہ جنگل میں چھوڑ کر کی۔ بلکہ درحقیقت وہ سارے خاندان کی قربانی تھی۔ میں سمجھتا ہوں۔ اگر فی الواقعہ آج ہر مسلمان ان معنوں میں عید منانے لگ جائے اور وہ دنبوں اور بکروں کی قربانی کے ساتھ ساتھ اپنی اور اپنے بیٹوں کی قربانی بھی کرنے لگ جائے تو دنیا کی کوئی طاقت انہیں تباہ نہیں کر سکتی۔"

چونکہ اس زمانہ میں جماعت احمدیہ کا بڑا کام تبلیغ اسلام ہے اور ہمارے مبلغین جو اکناف عالم میں بڑی کامیابی سے یہ فریضہ ادا کر رہے ہیں اس لئے حضور نے اس خطبہ میں انہیں مبلغین کو خصوصیت سے مخاطب کرتے ہوئے ابراہیمی روح پیدا کرنے کی تلقین فرمائی آپ نے فرمایا:۔

"ہمارے مبلغوں کو اپنے اندر ابراہیمی روح پیدا کرنی چاہئے۔ اگر یہ روح اپنے اندر پیدا کر لیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ہمیں اپنی

کوششوں میں کامیابی

حاصل نہ ہو۔ دیکھو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مخالف اکٹھے ہوئے اور انہوں نے فیصلہ کیا کہ یا تو وہ تبلیغ سے باز آئیں ورنہ انہیں آگ میں ڈال دیا جائے مگر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تبلیغ بند کرنے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ انہوں نے آپ کو آگ میں ڈال دیا۔ اگر آپ کہتے کہ میں آگ میں نہیں پڑتا تو فرشتے آسمان پر چلے جاتے لیکن جب آپ نے کہا میں آگ میں پڑنے کے لئے تیار ہوں تو خدا تعالیٰ نے فرشتوں سے کہا

یانار کونی بردا

وسلاماً علیٰ ابراہیم (انبیاء ع ۵) اے آگ تو لوگوں کو تو جلاتی ہے لیکن ابراہیم کیلئے تو اس خاصیت کو چھوڑ دے اور ٹھنڈی ہو جا۔ یہ عظیم الشان نشان اس لئے ظاہر ہوا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کے حضور جلنا منظور کر لیا تھا۔ اگر تم بھی اسی طرح مومن بن جاؤ۔ تو خدا تعالیٰ تمہارے لئے بھی اپنے نشانات نازل کرے گا اور تمہیں اپنے دشمنوں پر غلبہ عطا کرے گا۔"

حضور انور نے حضرت ابراہیم اور حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل کی قربانیوں کی تفصیل بیان فرماتے ہوئے فرمایا:۔

"جب تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح قربانی کرنے لگ جاؤ گے جب تمہاری بیویاں ہاجرہؓ کی سی قربانیاں کرنے لگ جائیں گی۔ اور تمہارے بچے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا سا نمونہ پیش کریں گے۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام سے یہ ذکر کیا کہ انہوں نے خواب میں دیکھا ہے کہ وہ اسے ذبح کر رہے ہیں تو

حضرت اسماعیل علیہ السلام

نے یہ نہیں کہا کہ میں ابھی بچہ ہوں بلکہ فرمایا کہ آپ خدا تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کریں۔ میں اس کے لئے بسر و چشم تیار ہوں۔ پھر جب آپ حضرت ہاجرہؓ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو مکہ میں چھوڑ کر گئے تو حضرت ہاجرہؓ نے واویلا نہیں کیا۔ بلکہ صرف اتنا پوچھا کہ آپ ہمیں اپنی مرضی سے یہاں چھوڑ کر جا رہے ہیں یا خدا تعالیٰ کی طرف سے آپ کو ایسا کرنے کا حکم ملا ہے۔ اس پر آپ نے آسمان کی طرف اشارہ کیا جس کا مطلب یہ تھا کہ مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کا حکم ملا ہے۔ حضرت ہاجرہؓ کے لئے آپ کا آسمان کی طرف اشارہ کرنا ہی کافی ہو گیا اور انہوں نے فرمایا

اِذًا لَّا یُضَیِّعُنَا

اگر یہ بات ہے تو پھر خدا تعالیٰ ہمیں ضائع نہیں کریگا۔ چنانچہ آپ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے پاس واپس آ گئیں اور اس کے بعد آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف نہیں دیکھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق احادیث میں آتا ہے کہ جب کوئی اونچی جگہ آتی تو وہ واپس مڑ کر دیکھتے۔ لیکن حضرت ہاجرہؓ نے لوٹ کر نہیں دیکھا بلکہ وہ اپنے بچے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے پاس چلی گئیں۔ اور یہ سمجھا کہ جب خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت انہیں یہاں چھوڑا گیا ہے تو اب وہ خدا تعالیٰ کی طرف ہی دیکھیں گی۔ اگر تم بھی اپنے اندر اور اپنی اولاد کے اندر یہ روح پیدا کر لو اور دعاؤں کے ذریعہ

(باقی صفحہ پر)

خطبہ جمعہ

اصلاحِ اعمال کے لئے تین چیزوں کی ضرورت

(۱) قوتِ ارادی (۲) صحیح اور پورا علم (۳) قوتِ عملی

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۰/جولائی ۱۹۳۶ء بمقام قادیان

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
احمدیت کو جہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے عقائد کی اشاعت میں اس قدر

عظیم الشان فتح

حاصل ہوئی ہے کہ ہماری جماعت کے دشمن بھی وہی عقائد رکھنے لگ گئے ہیں جو ہمارے ہیں۔ اور جن پر کسی زمانہ میں وہ کفر کے فتوے لگایا کرتے تھے وہ اعمال کی اصلاح میں ابھی تک ہماری جماعت کو کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ اور نہ صرف یہ کہ دشمنوں کو ہم ابھی تک اپنا ہمرنگ نہیں بنا سکے بلکہ بعض احمدی بھی ایسے پائے جاتے ہیں۔ جو دشمنوں کے رنگ میں رنگین ہیں اور ان پر

احمدیت کا رنگ

ابھی تک نہیں چڑھا۔ باوجود اس کے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے رنگ سے بہتر اور کونسا رنگ ہے جس سے انسان اپنے آپ کو رنگے۔ پھر بھی ہماری جماعت نے ابھی تک وہ رنگ اختیار نہیں کیا جس کے بغیر

خدا تعالیٰ کے قرب

اور اس کی محبت انسان کو حاصل نہیں ہو سکتی۔ میں نے اس نقص کے وجوہ بیان کرتے ہوئے بتایا تھا کہ انسان میں ایک قوتِ مؤثرہ ہوتی ہے۔ اور ایک قوتِ متاثرہ ہوتی ہے۔ اور پھر ان دونوں قوتوں کے بعض معاون ہوتے ہیں اور کامیابی کے لئے صرف قوتِ مؤثرہ کا ہونا ضروری نہیں بلکہ قوتِ متاثرہ کا اس کے مطابق ہونا بھی ضروری ہے۔ اگر قوتِ متاثرہ اس حد تک نہ ہو جس حد تک قوتِ مؤثرہ ہو۔ تب نتائج اطمینان بخش نہیں نکل سکتے۔ اور اگر مؤثرہ اس حد تک نہ ہو جس حد تک قوتِ متاثرہ ہو۔ تب بھی نتائج انسان کی امید کے مطابق نہیں نکل سکتے۔ میں نے بتایا تھا کہ قوتِ مؤثرہ جو قوتِ دماغی کی حیثیت رکھتی ہے۔ جب کوئی بات عمل میں لانا چاہتی ہے تو انسان کی قوتِ ارادی کو حرکت میں لاتی ہے۔ اس کے بعد خدا تعالیٰ نے انسان میں ایک مادہ رکھا ہوا ہے۔ جو قوتِ ارادی کی بات کو مانتا اور اسے تسلیم کرتا ہے۔ جسے عبودیت کہتے ہیں۔ اگر

عبودیت کا مادہ

انسان میں نہ ہو۔ تو قوتِ ارادی کی موجودگی کوئی فائدہ نہیں دے سکتی جیسے بعض پاؤں مفلوج ہوتے ہیں۔ دماغ حکم دیتا ہے کہ چلو مگر وہ نہیں چل سکتے۔ بعض پاؤں مفلوج ہوتے ہیں۔ دماغ حکم دیتا ہے کہ چلو۔ مگر وہ نہیں چلتے۔ بعض زبانیں مفلوج ہوتی ہیں۔ دماغ حکم دیتا ہے بولو مگر وہ نہیں بولتیں۔ اسی طرح بعض آنکھیں مفلوج ہوتی ہیں۔ دماغ حکم دیتا ہے کہ دیکھو مگر وہ نہیں دیکھ سکتیں۔ تو اگر قوتِ متاثرہ موجود نہ ہو یا بہت ہی کمزور ہو۔ تو اس وقت قوتِ مؤثرہ بیکار اور معطل ہو جاتی ہے۔ اور اگر قوتِ مؤثرہ بیکار اور معطل ہو تو قوتِ متاثرہ کو چونکہ حکم دینے والا کوئی نہیں رہتا۔ اس لئے وہ جس طرح چاہتی ہے۔ کام کرتی جاتی ہے۔ اور اس وجہ سے ان کاموں کے مفید نتائج نہیں نکلتے۔ جیسے ہر گھر میں ماں باپ بچوں پر حکومت کرتے ہیں۔ اب اگر بچے اپنے ماں باپ کے حکموں کو نہ مانیں تب بھی گھر کا امن قائم نہیں رہ سکتا۔ اور اگر ماں باپ میں عقل نہ ہو۔ اور وہ بچوں کی صحیح تربیت اور ان کی نگرانی نہ کر سکیں۔ تب بھی امن نہیں رہ سکتا۔ تو

اصلاحِ اعمال کے لئے

دونوں قوتوں کا درست ہونا ضروری ہوتا ہے۔ اور میں نے بتایا تھا کہ قوتِ مؤثرہ میں کوئی نقص نہیں۔ اور اگر کسی کی قوتِ مؤثرہ میں کوئی نقص ہے جو بہت ہی کم ہے ورنہ ارادہ کے طور پر ہماری جماعت کے تمام افراد چاہتے ہیں کہ انہیں

تقویٰ اور طہارت

حاصل ہو۔ وہ اسلامی احکام کی اشاعت کر سکیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کا قرب حاصل کر سکیں۔ پس ہماری قوتِ ارادی تو مضبوط اور طاقتور ہے۔ پھر بھی نتائج صحیح نہیں نکلتے۔ تو یقیناً دو باتوں میں سے ایک ضرور ہے۔ یا تو یہ کہ عمل کے لئے جتنی قوتِ ارادی چاہیئے۔ اتنی ہمارے اندر نہیں۔ لیکن عقیدہ کی اصلاح کے لئے جتنی قوتِ ارادی کی ضرورت تھی۔ وہ ہم میں موجود تھی۔ اس وجہ سے عقائد کی اصلاح ہو گئی۔ لیکن عملی اصلاح کے لئے چونکہ زیادہ قوتِ ارادی کی ضرورت تھی۔ اور وہ ہمارے اندر نہیں تھی۔ اس لئے ہم اعمال کی اصلاح میں کامیاب نہ ہو سکے اور یا پھر یہ ماننا پڑے گا کہ ہماری عبودیت میں کچھ نقص ہے اور قوتِ متاثرہ مفلوج ہونے کی وجہ سے قوتِ مؤثرہ کے اثر کو قبول نہیں کرتی۔ یا جن معاونوں کی اسے ضرورت ہوتی ہے۔ ان میں کمزوری ہے۔ اس صورت میں جب تک ہم قوتِ متاثرہ کا علاج نہ کریں کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ جیسے کوئی طالب علم کند ذہن ہوتا ہے وہ سبق پڑھتا ہے۔ مگر یاد نہیں رکھ سکتا۔ اس کا جب تک ذہن درست نہیں کر لیا جاتا۔ اس وقت تک خواہ اُسے کتنا سبق دیا جائے۔ کتنی بار اسے یاد کرانے کی کوشش کی جائے۔ وہ یاد نہیں رکھ سکے گا۔ پس ہمیں دیکھنا چاہیئے کہ

ہمارے نیکی کے ارادے

دماغ کے اس حصہ پر کیوں اثر نہیں کرتے جس پر اثر ہونے کے نتیجہ میں عمل اصلاح شروع ہو جاتی ہے۔ اور ہمیں ان روکوں کو دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ جو اس راستہ میں حائل ہوتی ہیں۔

میں نے بتایا تھا کہ دو قسم کی روکیں ہیں۔ جو اس راستہ میں حائل ہوتی ہیں۔ ایک قوتِ ارادی میں کمزوری اور دوسری قوتِ عمل میں کمزوری۔ لیکن ان کے علاوہ ایک تیسری صورت بھی ہے۔ جو ان دونوں کے درمیان ہے اور جو دونوں طرف اپنا اثر ڈالتی ہے اور وہ یہ کہ علمی طور پر انسان میں کمزوری ہو۔ کیونکہ ارادہ بھی علم کے مطابق چلتا ہے۔ مثلاً اگر کسی انسان کو یہ معلوم نہ ہو۔ کہ ایک ہزار کا لشکر اس کے مکان پر حملہ کرے گا تو یقیناً جو تدابیر وہ اس حملہ کے دفاع کے لئے اختیار کرے گا۔ وہ اس سے مختلف ہوں گی۔ جو اس صورت میں کرتا جب اُسے معلوم ہوتا کہ ایک ہزار آدمی اس کے مکان پر حملہ آور ہونے والے ہیں۔ تو

علم کی کمزوری

کی وجہ سے بھی نقص پیدا ہو جاتا ہے۔ اور علم کی صحت قوتِ ارادی کو بڑھا دیتی ہے۔ جن لوگوں کو کبھی بوجھ اُٹھانے کا موقع ملا ہو۔ وہ جانتے ہیں کہ بعض چیزیں ہلکی نظر آتی ہیں۔ مگر ہوتی بوجھل ہیں۔ ان کے اُٹھاتے وقت انسانی ہاتھ جھٹکا محسوس کرتا ہے۔ پہلے یہ سمجھ کر وہ ہاتھ ڈالتا ہے کہ یہ ہلکی چیز ہے۔ مگر جب دیکھتا ہے کہ بھاری ہے تو کہتا ہے۔ اوہ! یہ تو بھاری چیز تھی۔ اور اس خیال کے آنے پر دوبارہ اسی بھاری چیز کو اُٹھا لیتا ہے۔ آخر دوبارہ اس میں زائد طاقت تو نہیں آ جاتی۔ طاقت تو وہی ہوتی ہے۔ جو پہلے تھی۔ پھر وجہ کیا ہے کہ پہلی دفعہ وہ چیز اس سے نہیں اُٹھائی جاتی مگر جب دوسری دفعہ اُسے پتہ لگتا ہے کہ بوجھل ہے تو وہ اُسے اُٹھا لیتا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان میں ایک قوت

قوتِ موازنہ

رکھی ہوئی ہے۔ وہ قوت یہ فیصلہ کرتی ہے کہ فلاں کام کے لئے اتنی طاقت درکار ہے اور چونکہ ساری طاقت انسان کے ہاتھ میں نہیں ہوتی۔ بلکہ دماغ میں محفوظ ہوتی ہے اس لئے جب دماغ اتنی طاقت بھیجتا ہے جتنی پہلی دفعہ قوتِ موازنہ طلب کرتی ہے تو انسان کے ہاتھ کو جھٹکا محسوس ہوتا ہے اور قوتِ موازنہ سمجھ جاتی ہے کہ میری غلطی تھی۔ تب وہ دماغ کو اور طاقت بھیجنے کے لئے کہتی ہے۔ اور اس طاقت کے آنے

جو چیز بآسانی اُٹھالی جاتی ہے۔ مثلاً ایک چیز پڑی ہو۔ جس کے متعلق انسان یہ سمجھتا ہو کہ یہ دس سیر وزنی ہے۔ لیکن ہو بیس سیر کی تو چونکہ انسان اسے اُسی طاقت سے اُٹھائے گا جتنی طاقت دس سیر بوجھ اُٹھانے کے لئے ضروری ہوتی ہے اس لئے اس کے ہاتھ کو جھٹکا لگے گا۔ جھٹکا لگنے کے معاً بعد دماغ دس سیر بوجھ اُٹھانے کی اور طاقت بھیج دے گا۔ اور وہ چیز اُٹھائی جاسکے گی تو قوتِ موازنہ نے جو فیصلہ کیا۔ اس کی غلطی کی وجہ سے انسانی ہاتھ کو جھٹکا لگا۔ ورنہ طاقت تو طاقت تو اس میں اس بوجھ کو اُٹھانے کی پہلے سے تھی۔ وہ طاقت رکھتا تھا کہ بیس سیر بوجھ اُٹھانے۔ لیکن قوتِ موازنہ نے جو

دماغ کے لئے وزیر کی حیثیت

رکھتی ہے کہا کہ دس سیر وزن کے لئے طاقت چاہیئے۔ تب دماغ نے اتنی ہی طاقت بھیج دی۔ لیکن جب دشمن سے مقابلہ ہوا۔ تو قوتِ موازنہ کو اپنی غلطی محسوس ہوئی۔ اور اس نے دماغ کو اطلاع دی۔ کہ دس سیر مزید کے اُٹھانے کی طاقت بھجوائی جائے۔ تب وہ چیز آسانی اُٹھائی گئی۔ بڑی بڑی چیزیں تو الگ رہیں چھوٹی چیزوں کا بھی یہی حال ہوتا ہے۔ ہولڈر کی کیا حیثیت ہوتی ہے۔ لیکن بعض ہولڈروں کے اندر سیسہ بھرا ہوتا ہے۔ اب جو شخص ایسے ہولڈر کو جس میں سیسہ بھرا ہوا ہو۔ غلطی سے عام ہولڈر سمجھ کر اُٹھائے گا۔ تو چونکہ جتنی طاقت کی ضرورت تھی۔ اس سے وہ کم طاقت خرچ کرے گا۔ اس لئے اندرونی طور پر وہ ایک جھٹکا محسوس کرے گا۔ کیونکہ جب وہ اسے اُٹھانے لگتا ہے تو جتنی طاقت کی ضرورت سمجھ کر اُٹھاتا ہے اس سے زیادہ کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ اور اس طرح اس کا ہاتھ جھٹکا محسوس کرتا ہے اور گو ہولڈر اُٹھانے کے لئے وہ دوسری دفعہ ہاتھ نہیں ڈالتا۔ بلکہ پہلی مرتبہ ہی اُسے اُٹھالیتا ہے۔ مگر اس میں شبہ نہیں کہ اس کا بازو اندرونی طور پر یہ حس محسوس کرتا ہے کہ مجھے پہلی دفعہ اس ہولڈر کے اُٹھانے میں کامیابی نہیں ہوئی۔ بلکہ دوسری دفعہ میں نے اُسے اُٹھایا ہے۔ کہ اس موقعہ پر پہلی اور دوسری کوشش میں ایک سیکنڈ کے سینکڑوں حصہ کا فرق ہوتا ہے۔ اور وہ فرق میں امتیاز کرنا مشکل ہوتا ہے۔ مگر فرق ہوتا ضرور ہے۔ یہ قوتِ موازنہ ہمیشہ علم کے ذریعہ آتی ہے۔ خواہ علم اندرونی طور پر ہو۔ خواہ بیرونی طور پر۔ اندرونی علم سے مراد

مشاہدہ اور تجربہ

ہے اور بیرونی علم سے مراد بیرونجات کی آوازیں ہیں۔ جو کان میں پڑتی ہیں۔ مثلاً یہ علم کہ دس دشمن آرہے ہیں۔ ان کے مقابلہ کے لئے تیار ہو جاؤ۔ بیرونی ہے۔ کیونکہ کان اُسے سُنیں گے۔ اور دماغ کو سنائیں گے۔ لیکن جب دس سیر وزنی شے اُٹھانے کے لئے ہاتھ بڑھتے ہیں۔ تو کوئی اُسے نہیں کہتا کہ یہ دس سیر وزنی ہے بلکہ سابق تجربہ کی بنا پر قوتِ موازنہ آپ ہی اس کے بارہ میں فیصلہ کرتی ہے۔ بس یہ علم اندرونی ہوتا ہے۔

اس تمہید کے بعد میں بتاتا ہوں کہ جب انسان

اصلاح اعمال کے لئے

کھڑا ہوتا ہے۔ تو قوتِ موازنہ یہ فیصلہ کرتی ہے کہ مجھے اپنی جد وجہد کے لئے کس قدر طاقت کی ضرورت ہے۔ بعض دفعہ صحیح علم حاصل نہ ہونے کی وجہ سے انسان اعمال کی اصلاح پر غالب نہیں آسکتا۔ اور قوتِ موازنہ عدم علم کی وجہ سے اسے صحیح خبر نہیں دیتی۔ کہ اسے عملی اصلاح کے لئے کس طاقت کی ضرورت ہے۔ جیسے زہر ہے۔ اگر کسی کو معلوم نہ ہو۔ کہ فلاں چیز زہر ہے تو عدم علم کی وجہ سے قوتِ موازنہ اس کے کھانے سے ڈرائے گی نہیں۔ لیکن اگر اسے معلوم ہو کہ یہ زہر ہے تو پھر اس کی قوتِ موازنہ فیصلہ کرے گی کہ آیا اسے زہر کھانا چاہیئے۔ یا نہیں۔ مثلاً ایک شخص زندگی سے بیزار ہے۔ افکار وہموم ہر وقت اس پر غالب رہتے ہیں۔ اور وہ

مشکلات کا مردانہ وار مقابلہ

کرنے کی ہمت اپنے اندر نہیں رکھتا تو قوتِ موازنہ اسے کہے گی۔ کھالو۔ اچھا ہے۔ مرکر ان جھگڑوں سے نجات مل جائے گی۔ لیکن جو شخص زندہ رہنا چاہتا ہے اُسے قوتِ موازنہ کہے گی۔ کہ یہ زہر ہے۔ اسے مت کھاؤ۔ یا فرض کرو۔ کوئی ایسا زہر ہے جو پچاس فی صدی مہلک ثابت ہوتا ہے۔ اور پچاس فی صدی ایسے بھی ہوتا ہے کہ لوگ بچ جاتے ہیں۔ اب اگر کسی انسان کے سامنے کوئی شخص اس قسم کا زہر رکھ دے اور کہے۔ کہ اگر یہ کھالو تو میں تمہیں

ایک ہزار روپیہ انعام

دوں گا۔ تو وہاں بھی قوتِ موازنہ اسے بتادے گی کہ کس حد تک اس تجویز پر اسے عمل کرنا چاہیئے۔ اور کس حد تک نہیں۔ اگر زندگی اس کے لئے دو بھر ہے۔ اگر مشکلات ومصائب سے وہ گھرا ہوا ہے۔ اور جینے سے سخت بیزار ہے۔ تو قوتِ موازنہ کہے گی۔ زہر کھالو۔ اس میں کیا حرج ہے اگر بچ گئے تو روپیہ مل جائے گا۔ اور اگر مر گئے تو دُنیا کے دھندوں سے جان چھوٹ جائے گی۔ لیکن اگر

مشکلات پر غالب آنے کی کوشش

کرتا ہے اور کمرِ ہمت توڑ کر نہیں بیٹھ جاتا۔ تو اُسے قوتِ موازنہ کہے گی۔ پچاس فی صدی موت بھی تم کیوں قبول کرتے ہو۔ اسے مت کھاؤ۔ خواہ تمہیں کتنا ہی انعام ملنے کی لالچ دلائی جائے۔

غرض قوتِ موازنہ انسان کو ہوشیار کرتی۔ اور وہی عدم علم کی وجہ سے اُسے غافل کرتی ہے۔ اور پھر انعدام علم کی وجہ سے یا صحیح علم کے نہ ہونے کی وجہ سے جو قوتِ موازنہ پر اثر انداز ہوتا ہے۔ گناہ صادر ہوتے ہیں۔ چنانچہ ایک بچہ جب ایسے لوگوں میں پرورش پاتا ہے جو گناہ کے مرتکب ہوتے رہتے ہیں۔ جن کی مجلسوں میں ہر وقت یہ ذکر ہوتا رہتا ہے کہ (۱) جھوٹ کے بغیر تو دُنیا میں گزارہ نہیں ہوسکتا (۲) جھوٹ ہی ہے جو تمام ترقیات کی کلید ہے (۳) آج کل بھلا کون سچ بولتا ہے (۴) اس زمانہ میں تو جھوٹ بولے بغیر کوئی کامیابی حاصل نہیں ہوسکتی۔ تو ایسے فقرے سُن سُن کر اس کا علم صرف اسی حد تک محدود رہتا ہے کہ جھوٹ بولنا ایسی بڑی بات نہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ بڑے ہو کر جہاں اُسے

جھوٹ بولنے کا موقعہ

ملے گا۔ اور اپنی قوتِ موازنہ سے وہ فیصلہ چاہے گا۔ تو قوتِ موازنہ فوراً اُسے کہہ دے گی۔ خطرہ زیادہ ہے۔ جھوٹ بول لو۔ اس میں حرج ہی کیا ہے۔ یا مثلاً غیبت ہے۔ وہ اپنے اردگرد جب تمام لوگوں کو غیبت کرتے دیکھتا ہے۔ تو بڑا ہو کر جب اس کے سامنے بھی کوئی غیبت کا موقعہ آتا ہے۔ اور وہ سمجھتا ہے۔ کہ اگر میں نے غیبت کی۔ تو مجھے فائدہ پہنچ جائے گا۔ تو قوتِ موازنہ اُسے کہہ دیتی ہے سارے ہی غیبت کرتے ہیں۔ اگر تم بھی غیبت کرلو۔ تو کیا حرج ہے۔ گو یہ گناہ تو ہے۔ مگر کوئی اتنا بڑا گناہ نہیں۔ یہی وہ امر ہے جس کے متعلق میں نے سنایا تھا کہ

اصلاحِ اعمال میں ایک خطرناک

روک یہ ہے۔ کہ کہا جاتا ہے۔ بعض گناہ بڑے ہیں۔ اور بعض چھوٹے۔ اس کی وجہ سے بعض گناہوں کو لوگ نہیں چھوڑ سکتے۔ کیونکہ کہتے ہیں۔ یہ تو چھوٹے ہیں۔ ان کے کرلینے میں کیا حرج ہے۔ اس خیال کا اثر یہ ہوتا ہے۔ کہ گو قوتِ موازنہ موجود ہوتی ہے۔ مگر وہ اس غلط علم کی وجہ سے جو اس نے ماحول سے حاصل کیا تھا۔ انہیں اتنی طاقت نہیں دیتی جس طاقت کے نتیجہ میں وہ گناہ پر غالب آسکیں۔ جیسے میں نے بتایا ہے۔ اگر ایک چیز دس سیر یا بیس سیر وزنی ہو۔ اور آدمی اسے پانچ چھ سیر وزن کی سمجھ رہا ہو۔ تو خواہ اس میں دو من بوجھ اُٹھانے کی طاقت ہو۔ پہلی دفعہ اس کے ہاتھ کو جھٹکا محسوس ہوگا۔ اور وہ اُسے نہ اُٹھا سکے گا۔ پہلی دفعہ اس کے ہاتھ کو جھٹکا لگنا اور اس کا اس چیز کو نہ اُٹھا سکنا اس لئے نہ تھا کہ اس میں وہ چیز اُٹھانے کی طاقت نہ تھی۔ طاقت تو اس میں اس سے بھی زیادہ بوجھ اُٹھانے کی تھی۔ جھٹکا اسے اس لئے لگا کہ قوتِ موازنہ نے غلط اندازہ کرکے دماغ کو کم طاقت بھیجنے کا مشورہ دیا۔ اس طرح

گناہوں کو مٹانے کی طاقت

بھی انسان میں ہوتی ہے۔ لیکن جب گناہ سامنے آتا ہے اور قوتِ موازنہ کہہ دیتی ہے اس گناہ میں کیا حرج ہے۔ یہ تو معمولی گناہ ہے اور دوسری طرف فائدہ اس سے بہت زیادہ ہے۔ تو دماغ اتنی طاقت اس گناہ کو مٹانے کے لئے نہیں بھیجتا جتنی بھیجنی چاہیئے۔ اور وہ اس گناہ کا مرتکب ہو جاتا ہے۔

تین چیزوں کی مضبوطی کی ضرورت

ہوتی۔ ایک قوتِ ارادی کی مضبوطی کی ضرورت ہے۔ ایک علم کی زیادتی کی ضرورت ہے اور ایک قوتِ عملیہ میں طاقت کا پیدا کرنا ضروری ہے۔ علم کی زیادتی بھی درحقیقت قوتِ ارادی کا ہی حصہ ہوتی ہے۔ کیونکہ علم کی زیادتی۔ کے ساتھ قوتِ ارادی بڑھ جاتی ہے یا یوں کہو۔ کہ عمل کرنے پر وہ آمادہ ہو جاتی ہے۔

خلاصہ یہ کہ اصلاح کے لئے ہمیں تین چیزوں کی ضرورت ہے۔ قوتِ ارادی کی طاقت کہ وہ بڑے بڑے کاموں کے کرنے کی اہل ہو۔ علم کی زیادتی۔ کہ ہماری قوتِ ارادی اپنی ذمہ واریوں کو محسوس کرتی رہے۔ اور غفلت میں رہ کر موقعہ نہ گنوا دے۔ قوتِ عملیہ کی طاقت کہ ہمارے اعضاء ہمارے ارادہ کے تابع چلیں۔ اور اس کے حکم کو ماننے سے انکار نہ کریں۔ جب ہماری قوتِ ارادی مضبوط ہوگی۔ وہ ایک زبردست افسر کی طرح اپنی طاقت اور قوت کے ساتھ

جسم کی کمزوریوں پر غالب

آکر اسے اپنے منشاء کے مطابق کام کرنے پر مجبور کردے گی۔ جب علم صحیح

ہوگا۔ ہم ان ناکامیوں سے محفوظ ہو جائیں گے۔ جو قوتِ موازنہ کی غلطیوں کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ کہ وہ ایک اندازہ کام کا لگاتا ہے۔ لیکن وہ اندازہ غلط ہوتا ہے۔ اور ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔ اور بعض دفعہ

اصلاح کا موقعہ

ہاتھ سے نکل جاتا ہے۔ اور اس کے لئے دوبارہ کوشش فضول ہو جاتی ہے اور بعض دفعہ عدم علم کی وجہ سے قوتِ ارادی فیصلہ ہی نہیں کر سکتی۔ کہ اُسے کیا کرنا چاہیئے۔ اسی طرح جب قوتِ عملیہ مضبوط ہوگی۔ تو وہ قوتِ ارادی کے ادنےٰ سے ادنےٰ اشارہ کو بھی قبول کرے گی۔ جیسے ایک چست آدمی کو جب کوئی کام کہا جاتا ہے تو وہ فوراً کھڑا ہو جاتا ہے۔ اور ایک سست آدمی کو کہا جاتا ہے تو وہ کسی معقول سے کام کو بڑا بوجھ سمجھ کر سستی کرتا ہے۔ لیکن یا درکھنا چاہیئے۔ کہ

قوتِ عملیہ کی کمزوری

دو قسم کی ہوتی ہے ایک حقیقی اور ایک غیر حقیقی۔ غیر حقیقی تو یہ ہے کہ قوت تو موجود ہو مثلاً عادت وغیرہ کی وجہ سے زنگ لگا ہوا ہو۔ اور حقیقی یہ ہے کہ ایک لمبے عرصہ تک عدم استعمال کی وجہ سے وہ مُردہ کی طرح ہو گئی ہو۔ اور اُسے بیرونی مدد اور سہارے کی ضرورت پیدا ہو گئی ہو۔ غیر حقیقی کی مثال یہ ہے کہ ایک شخص میں مثلاً طاقت تو ایک من بوجھ اُٹھانے کی ہے۔ لیکن بوجہ کام کی عادت نہ ہونے کے وہ اس بوجھ کو اُٹھانے سے گھبراہٹ محسوس کرتا ہے۔ ایسا شخص اگر کسی وقت اپنی طبیعت پر دباؤ ڈالے گا۔ تو اس بوجھ کو اُٹھانے میں کامیاب ہو جائے گا اور حقیقی مثال یہ ہے کہ بوجہ دیر تک کام نہ کرنے کے کام کی طاقت ہی باقی نہ رہی ہو اور اب وہ مثلاً دس بیس سیر سے زیادہ نہیں اُٹھا سکتا۔ ایسے شخص سے اگر ہم ایک من بوجھ اُٹھوانا چاہیں تو ہمیں اسے کوئی مددگار دینا ہوگا۔ یا اس کے بوجھ کو دس دس سیر کے حصوں میں تقسیم کرنا ہوگا۔ غرض

طاقت کا خزانہ

موجود نہ ہو۔ اُس وقت بیرونی ذرائع اختیار کرنے پڑتے ہیں تا کہ جو کام سامنے ہے اسے پورا کر دیا جائے۔ یہی حالت بعینہٖ اعمال کی اصلاح کی ہے۔ اور مختلف لوگوں کے لئے مختلف علاجوں کی ضرورت پڑا کرتی ہے بعض کے لئے قوۃ ارادی پیدا کرنا ضروری ہوتا ہے بعض کے لئے قوتِ عمل پیدا کرنا۔ اور بعض کے لئے ایسی صورت ہی جب

بوجھ زیادہ ہو۔ اور ان کی طاقت برداشت سے باہر ہو۔ بیرونی مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔ جیسے سومن بوجھ اگر کسی کے سامنے پڑا ہوا ہو۔ اور وہ اُسے اُٹھانا چاہے تو اس کے لئے کوئی قوتِ ارادی یا کوئی علم کام نہیں دے سکتا۔ بلکہ باوجود قوتِ ارادی یا کوئی علم کام نہیں دے سکتا۔ بلکہ باوجود قوتِ ارادی رکھنے کے اور باوجود یہ جاننے کے کہ یہ سومن ہے وہ اُسے ہلا بھی نہیں سکے گا۔ بیس سیر کے متعلق جب اسے معلوم ہوگا کہ یہ بیس سیر ہے۔ یہ غلطی سے دس سیر سمجھتا رہا۔ تو وہ اسے اُٹھالے گا۔ کیونکہ بیس سیر اُٹھانے کی طاقت اس کے اندر موجود تھی۔ یا ایک انسان کے اندر قوتِ ارادی موجود ہے لیکن وہ اس سے کام نہیں لیتا تو اگر کسی دوسرے وقت وہ اپنی قوتِ ارادی سے کام لینا شروع کر دے تو پھر وہ اسے فائدہ دے سکتی ہے۔ جیسے فرض کرو۔

ایک بڑھیا عورت

ہے۔ جس کا ایک ہی بیٹا ہے۔ جو میدان جنگ میں چلا گیا اور تھوڑے دنوں کے بعد خبر آئی کہ وہ مر گیا ہے۔ یہ بڑھیا عورت کسی دوسرے وقت بیمار پڑ جاتی ہے۔ اور اپنے علاج کے لئے کوئی کوشش نہیں کرتی۔ کیونکہ وہ کہتی ہے۔ میرا اب دنیا میں کون ہے۔ جس کے لئے میں زندہ رہوں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ اس مایوسی کی وجہ سے اس کی بیماری بڑھتی چلی جاتی ہے لیکن فرض کرو کہ اس کے بعد جبکہ وہ بالکل کمزور ہو چکی ہوتی ہے یکدم اُسے گورنمنٹ کی طرف سے تار پہنچتا ہے۔ کہ

تمہارا بیٹا زندہ ہے

پہلے غلطی سے اس کی موت کی اطلاع تمہیں بھیجی گئی تھی۔ اس تار کے پہنچتے ہی وہ بیماری کا مقابلہ کرنا شروع کر دے گی۔ دوائیں اُسے موافق آنے لگ جائیں گی۔ غذائیں اس کے انگ لگنی شروع ہو جائیں گی۔ اور وہ تھوڑے ہی دنوں میں اچھی بھلی ہو جائے گی۔ ایسے واقعات بکثرت دنیا میں ہوتے رہتے ہیں۔ اور اس کی وجہ یہی ہوتی ہے۔ کہ ایسے لوگوں میں طاقت تو موجود ہوتی ہے۔ لیکن وہ اسے استعمال نہیں کرتے بعض دفعہ اس کے اُلٹ مثالیں بھی مل جاتی ہیں۔ مثلاً چند دن ہی ہوئے۔ ایک عورت کو رات کے وقت سانپ نے کاٹا۔ اس نے ایک معمولی کیڑا سمجھ کر پرواہ نہ کی۔ وہ بالکل اچھی بھلی اپنا

کام کرتی رہی۔ لیکن دن کو اسے معلوم ہوا۔ کہ جس چیز نے اُسے کاٹا تھا وہ سانپ تھا۔ اور وہ فوراً مر گئی۔ یہ واقعہ بھی قوتِ ارادی کی طاقت کا ہے۔ خود زہر شدید نہ تھا۔ بوجہ ناواقفیت کے اس کی قوتِ ارادی کام کرتی رہی لیکن جب اُسے معلوم ہوا۔ کہ کاٹنے والی چیز سانپ تھی۔ تو اس نے ہمت ہار دی۔ اور خیال کیا کہ سانپ کے زہر کا مقابلہ نہیں ہو سکتا۔ اور اس طرح ہتھیار پھینک دینے سے عورت کی ہلاکت واقع ہوئی۔

دوسری صورت

یہ ہوتی ہے۔ کہ ایک شخص ملیریا سے بیمار ہے۔ کونین اس کے پاس موجود ہے۔ اس کا ارادہ بھی ہے کہ میں اچھا ہو جاؤں لیکن نقص یہ ہے کہ اسے علم نہیں۔ کہ کونین ملیریا کو دور کر دیتی ہے۔ اس عدم علم کی وجہ سے باوجود اس کے کہ اس کا دل چاہتا ہے۔ میں اچھا ہو جاؤں۔ وہ اچھا نہیں ہو سکے گا۔ کیونکہ اُسے علم نہیں ہے کہ کونین ملیریا کو دور کرتی ہے۔ اور اس وجہ سے وہ اس کا استعمال نہیں کرتا۔ یا ایک شخص کے پاس ایک مٹکا پڑا ہوا ہے پہلے اس میں پانی تھا۔ لیکن بعد میں ختم ہو گیا۔ یہ دیکھ کر کسی ہمسائے نے اس میں پانی ڈال دیا۔ لیکن اُسے اس بات کا علم نہیں۔ اسے سخت پیاس لگی ہوئی ہے۔ اور

وہ سمجھتا ہے کہ مٹکے میں تو پانی نہیں میں کہاں سے پیوں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ عدم علم کی وجہ سے باوجود مٹکے میں پانی موجود ہونے کے پیاسا رہتا ہے۔ مگر

تیسری صورت

یہ ہے کہ پانی ہے ہی نہیں۔ جس سے وہ اپنی پیاس بجھا سکے۔ تمہیں کتنی ہی خواہش ہو۔ کہ اگر پانی ملے۔ تو میں اس سے اپنی پیاس بجھاؤں۔ تمہیں کتنا ہی علم ہو۔ کہ پانی پیاس بجھانے کے کام آتا ہے۔ لیکن اگر تم ایسے جنگل میں ہو۔ جس میں پانی کہیں ہے ہی نہیں۔ تو پانی کہاں سے مل سکتا ہے۔ پس ایسے موقعہ پر ارادہ اور علم بھی باطل ہو جاتا ہے۔ اور جب تک پانی نہ ہو۔ انسان کا ارادہ اور اس کا علم اسے کوئی فائدہ نہیں دے سکتا۔ غرض یہ تین چیزیں ہیں جن کے ذریعہ ہم لوگوں کا علاج کر سکتے ہیں۔

بعض لوگوں کے اعمال میں کمزوری اس لئے ہوتی ہے کہ ان میں قوتِ ارادی نہیں ہوتی۔ بعض عمل میں اس لئے کمزور ہوتے ہیں کہ ان میں علم کی کمی ہوتی ہے۔ اور بعض عمل میں اس لئے کمزور ہوتے ہیں۔ کہ ان میں قوتِ عمل نہیں ہوتی۔ مؤخر الذکر لوگوں کے لئے جب تک بیرونی سامان مہیا نہ کئے جائیں اس وقت تک کچھ نہیں بن سکتا۔ (باقی)

قادیان میں عیدالاضحیہ

(بقیہ صفحہ ۲)

خدا تعالیٰ سے ہی اپنی حاجات طلب کرو۔ تو تم دیکھو گے کہ زمین اپنے خزانے اُگل کر رکھ دے گی۔

خطبہ کے آخر پر حضور نے بڑے ہی پُر درد الفاظ میں احباب جماعت کو مسلسل قربانیاں کرتے چلے جانے کی تلقین فرمائی۔

پس تم عید مناؤ لیکن اس طرح جس طرح خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ پھر دیکھو کہ خدا تعالیٰ کی برکتیں کس طرح نازل ہوتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کے رسول پر درود بھیجو اور بار بار درود پڑھو جو نماز میں تمہیں سکھایا گیا ہے۔

میں بچہ ہی تھا۔ اب مجھے یاد نہیں رہا یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات سے پہلے کا ذکر ہے یا حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے ابتدائی زمانہ کی بات ہے۔ بہر حال میں بہت دعا میں دعا کر رہا تھا کہ مجھے رؤیا میں بتایا گیا کہ پانچ ابراہیم گذرے ہیں۔ ایک ابراہیم تو وہ تھے جن کا تورات میں ذکر آتا ہے۔ دوسرے ابراہیم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ تیسرے ابراہیم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تھے چوتھے ابراہیم حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ تھے اور پانچویں ابراہیم تم ہو۔ اب دیکھو یہ بچپن کی بات ہے جب مجھے رؤیا میں بتایا گیا کہ تم ابراہیم ہو۔ اس وقت کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ ہمیں قادیان چھوڑنا پڑے گا لیکن ابراہیمی مشابہت کے لئے ضروری تھا کہ ہمیں کچھ ہجرت کرنی پڑے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ہمیں قادیان چھوڑنا پڑا۔ یہ ایک عجیب بات ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ابراہیم قرار دیکر اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسمٰعیل بنا دیا۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ابراہیم قرار دیکر مجھے اسمٰعیل بنا دیا اور پھر مجھے ابراہیم قرار دیا تو اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ ربوہ بنایا اور تم اسمٰعیل بن گئے۔ اور تم نے اسے آباد کر لیا۔ غرض ایک کے طفیل دوسرا ابراہیم بنا اور دوسرے کی وجہ سے تیسرا بنا۔ یہ تسلسل خدا تعالیٰ کی طرف سے دُنیا میں ہمیشہ جاری رکھا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ

اَللّٰہُ یَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُہٗ (روم ع ۲)

یعنی اللہ تعالیٰ پیدائش عالم کو شروع بھی کرتا ہے اور پھر اس سلسلہ کو دہراتا بھی رہتا ہے۔ اسی طرح ابراہیمی مقام بھی چکر کھاتا رہتا ہے پہلا ابراہیم جاتا ہے تو ایک اور ابراہیم آجاتا ہے دوسرا جاتا ہے تیسرا آجاتا ہے اور یہ سب کچھ لعیدہٗ کے ماتحت ہوتا ہے۔

پس تم خدا تعالیٰ کے اس قانون سے فائدہ اٹھاؤ اور دعائیں کرنے کی عادت پیدا کرو تا تمہیں بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے رؤیا و کشوف ہونے لگیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو بزرگوں کے حقیقی وارث بنائے اور ہم سب کو ایسی قربانیاں کرنے کی اپنے فضل سے توفیق دیتا چلا جائے جس سے اُس کا قرب حاصل ہو۔ اور نسلاً بعد نسلٍ یہ روح جماعت میں چلتی چلی جائے۔ آمین۔

جماعت احمدیہ یادگیر کا سالانہ جلسہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

کہ حضرت سری کرشن جی خدا تعالیٰ کے سچے برگزیدہ اور پیغمبر تھے۔ سری کرشن جی نے ایک ہی خدا کا تصور دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ اطمینان قلب حاصل کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق رکھنا ضروری ہے۔ فاضل مقرر نے اپنی دلچسپ تقریر میں اخوت مساوات اور رواداری کے تعلق سے حضرت کرشن جی مہاراج کی تعلیمات پیش کیں۔

اس کے بعد شری جیا چاری صاحب وکیل بی۔ ایس سی۔ ایل ایل۔ بی کی تقریر ہوئی۔ آپ نے بتایا کہ جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام یہ جو سلسلہ جاری کیا گیا ہے وہ عزت و احترام کی نظر سے دیکھے جانے کے لائق ہے۔ آپ نے دنیا کے مہا رسیوں کی طرف سے پیش کردہ سروودے کی تعلیم کو پیش کرتے ہوئے بتایا کہ تمام مذاہب کی سچی تعلیم کو اپنا لینا چاہیئے۔ آپ نے اپنی تقریر کے آخر میں بتایا کہ جماعت احمدیہ کی تعلیم اور اس کے کارنامے بچھڑے ہوئے دلوں کو ملا سکتے ہیں۔ اور امن اسی طرح دنیا میں قائم ہو سکتا ہے

اس تقریر کے بعد مکرم محمد نعیم اللہ صاحب غوری نے خوش الحانی سے ایک نظم پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب نے تقریر شروع کی۔ آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اس زمانہ میں ہوئی۔ جبکہ مذاہب کی لڑائیوں کا عروج تھا۔ آپ نے تمام مذاہب کو متحد ہونے کی تلقین فرمائی آپ نے ایک ایسا عالمگیر نظام سے ڈرایا جو کہ کمیونزم اور دہریت کی شکل میں ظاہر ہونے والی تھی۔ فاضل مقرر نے بتایا کہ آج کمیونزم ایک عالمی تحریک بن گیا ہے اور مذہب کے خلاف ہتھیار اٹھایا ہے کارل مارکس نے تمام دنیا کے مزدوروں اور اینٹی مذاہب جماعتوں کو اکٹھا کرنے کے لئے جدوجہد کی تو دوسری طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تمام عالم کے مذاہب کو ایک ہی سٹیج پر جمع کرنے کی ایک عالمگیر تحریک چلائی۔ تاکہ متحدہ طور پر الحاد و دہریت کا مقابلہ کیا جائے

اس کے بعد صدارتی تقریر ہوئی جس میں آپ نے دستور ہند کا حوالہ دیتے ہوئے ہر ہندوستانی کو مذہبی تبلیغ کی آزادی کا ذکر کیا۔ آپ نے بتایا کہ اصولی طور پر مذہب بھی آپس میں جھگڑا نہیں سکھاتا لیکن مذہب کے نام پر خود غرضی کے لئے یا اسمبلی میں چند سیٹیں حاصل کرنے کے لئے جو خونریزی اور فتنہ و فسادات برپا کئے جاتے ہیں یہ مذاہب کی تعلیم کے خلاف ہے۔ آپس میں اتحاد و اتفاق پیدا کرنے کے لئے جو کوشش جماعت کی طرف سے کی جا رہی ہے اس کو سراہتے ہوئے صاحب صدر نے بتایا کہ اس زمانہ میں جس تیزی سے ہم سائنس کی طرف دوڑ رہے ہیں۔ اسی تیز رفتاری سے مذہب کی طرف بڑھنا چاہیئے تاکہ سائنس کی ایجادات سے جو تباہی ہمارے قریب آتی جا رہی ہے وہ دور ہو۔ اور اس کے لئے مذہب ہی کامیاب پارٹ ادا کر سکتا ہے۔

صدارتی تقریر کے بعد مکرم رحمت اللہ صاحب غوری نے شکریہ ادا کیا۔ اس طرح پہلے جلسہ کا پروگرام کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔

دوسرے دن کا جلسہ عام

جماعت احمدیہ یادگیر کے سالانہ جلسہ کے دوسرے دن کا اجلاس زیر صدارت محترم سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب غوری امیر جماعت احمدیہ یادگیر منعقد ہوا۔ خاکسار کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم عبدالرشید صاحب گلبرگہ کی نظم کے بعد مکرم مولوی فیض احمد صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ یادگیر نے افتتاحی تقریر فرمائی۔

اس جلسہ کی پہلی تقریر محترم مولوی حکیم محمد دین صاحب کی ہوئی۔ آپ نے زیر عنوان "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظر میں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا مقام" ایک مبسوط تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے اقتباسات پیش کرتے ہوئے حضور کے اپنے الفاظ میں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بلند مقام کی وضاحت کی۔

دوسرے نمبر پر خاکسار کو بعنوان "جماعت احمدیہ کے ذریعہ تمام دنیا میں تبلیغ اسلام" تقریر کرنے کا موقع ملا۔ خاکسار نے بتایا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت ایسے وقت میں ہوئی جبکہ اسلام کے شجرۂ طیبہ پر موسم خزاں آ چکا تھا اور اس کی شاخیں مرجھانے لگی تھیں۔ تب خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کی آبیاری کا انتظام ہوا۔ اور شجرۂ طیبہ پھر پھولنے پھلنے لگا۔ اور آج اس کی شاخیں تمام دنیا میں پھیل رہی ہیں۔ خاکسار نے جماعت احمدیہ کی طرف سے کی جانے والی عالمگیر تبلیغی سرگرمیوں کا تفصیل سے ذکر کیا

بعدہٗ مکرم رحمت اللہ صاحب غوری نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ تیسرے نمبر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب کی تقریر بعنوان "موعود اقوام عالم" ہوئی۔ آپ نے اپنی تقریر میں موجودہ زمانہ کی گمراہ کن حالت کے متعلق سابقہ کتب۔ قرآن کریم اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ان ہی کتب میں اس زمانے میں آنے والے ایک موعود کے متعلق بھی خبر دی گئی تھی۔ اور یہ سب علامات حضرت بانی سلسلہ احمدیہ پر باحسن وجوہ صادق آتی ہیں۔

چوتھے نمبر پر مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب فاضل کی تقریر زیر عنوان "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارنامے" ہوئی آپ نے بتایا کہ ہم لوگ اس وقت ایک اٹیمی دور سے گذر رہے ہیں۔ اور ہمارے تصورات اور تخیلات میں بھی ایک بہت بڑا تغیر پیدا ہو گیا ہے۔ اور سوچنے سمجھنے کا انداز بھی بدل گیا ہے۔ اس تبدیل شدہ زمانے کے تقاضوں کے ساتھ ہی ساتھ قرآن کریم و احادیث اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے صحیح مفہوم سے دنیا کو روشناس کرانے کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک آدمی کا آنا ضروری ہے آپ نے بتایا کہ مسلمانوں کی اصلاح کسی زمانہ میں کسی انجمن یا سوسائٹی کے ذریعہ نہیں ہوئی ہے بلکہ اصلاح نفوس کا کام برگزیدہ انسانوں کے ذریعہ ہی عمل میں آتا رہا ہے۔ اس زمانہ میں بھی اسی کام کے لئے خدا تعالیٰ نے ایک مقدس انسان کو ہی کھڑا کیا۔ فاضل مقرر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمات قرآن کریم کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ آپ نے آکر زمانہ کے تقاضوں کے مطابق قرآن کریم کا مفہوم دنیا کو بتایا اور خدمت قرآن کی خاطر ایک زندہ جماعت کی بنیاد ڈالی۔

مولوی سمیع اللہ صاحب کی تقریر کے بعد مکرم چوہدری مبارک علی صاحب فاضل کی تقریر ہوئی جس میں آپ نے بتایا کہ مناظرہ یادگیر کے بعد بعض شرپسندوں کی طرف سے احمدیوں اور غیر احمدیوں کے درمیان منافرت پیدا کرنے کے لئے کوشش کی گئی تھی۔ لیکن جارحانہ [illegible] ہوئی لیکن کسی قسم کی بدامنی پیدا نہیں [illegible] فاضل مقرر نے جماعت احمدیہ کے [illegible] عقائد بیان کرتے ہوئے مخالفین کی بعض الزام تراشیوں کا مسکت جواب دیا۔ اسی تقریر کے ساتھ بعونہٖ تعالیٰ یہ جلسہ بخیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ علے ذالک۔

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جلسوں میں حاضری امید سے کہیں بڑھ کر تھی۔ جلسہ گاہ کے اندر بھی اور باہر بھی سامعین کا کافی مجمع تھا۔ اس جلسہ میں شمولیت کے لئے حیدرآباد سے ۴۰ کے قریب خدام ایک سپیشل بس اور موٹر کار کے ذریعہ یادگیر پہنچے۔ نیز یادگیر کے مضافات کی جماعتوں سے بھی کافی نمائندے شامل ہوئے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس جلسہ میں شمولیت کے لئے حیدرآباد سے محترم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل یادگیری بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ قریباً ۴ سال سے آپ بسلسلہ علاج حیدرآباد میں ہی مقیم تھے۔ اور یادگیر آنے کی آپ کو ڈاکٹروں کی طرف سے اجازت نہیں ملتی تھی۔ ڈاکٹروں کی طرف سے اجازت ملتے ہی آپ یہاں تشریف لائے۔ وکیل صاحب کا تشریف لانا جماعت کے لئے اور آپ کے اقارب کے لئے و اعزہ کی خوشی اور مسرت کا موجب بنا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل صحت عطا فرمائے۔ تاکہ آپ پہلے کی طرح بڑھ چڑھ کر خدمت دین بجا لاتے رہیں۔

جماعت احمدیہ یادگیر کے تمام افراد مبارکباد کے مستحق ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی مخلصانہ مساعی کو قبول فرمایا۔ اور یہ جلسہ نہایت ہی شان و شوکت اور کامیابی سے منعقد ہوا۔ فالحمد للہ ثم الحمد للہ۔

خاکسار

محمد عمر مولوی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

نزیل ہبلی۔

شکرانہ فنڈ

مخلصین جماعت کا یہ طریق ہے کہ وہ ہر خوشی کی تقریب مثلاً نکاح کے موقعہ، شادی، بچہ کی پیدائش مکان کی تعمیر، امتحان میں کامیابی، حادثات سے محفوظ رہنے، بیماری سے شفا پانے اور دشمنوں سے نجات ملنے کے مواقع پر اپنے حقیقی محسن اللہ تعالیٰ کے حضور بطور شکرانہ کچھ نہ کچھ نذرانہ پیش کیا کرتے ہیں تا دین اسلام کی ضروریات ہر حالت میں مدنظر رہیں۔

سو احباب جماعت سے بطور یاد دہانی یہ درخواست ہے کہ وہ ہر ایسے موقعہ پر محاسب صاحب قادیان کے نام "شکرانہ فنڈ" میں کچھ نہ کچھ رقم بھجوا کر اللہ تعالیٰ [illegible]

[illegible] ناظر بیت المال قادیان

علاقہ جنوبی ہند کا تبلیغی و تربیتی دورہ

(۲)

مرتبہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب رکن وفد مبلغ کرنول

ہمارا تبلیغی وفد مورخہ ۷ ارمارچ کو حیدر آباد سے روانہ ہوکر شام کے ۷ بجے شادنگر پہنچا۔ علاوہ اراکین وفد کے حیدر آباد سے بعض خدام جیپ کاروں اور موٹر سائیکلوں کے ذریعے شادنگر پہنچ چکے تھے پہلے سے ہی مرتبہ پروگرام کے مطابق رات کے ٹھیک ساڑھے آٹھ بجے محترم مولوی حکیم محمد دین صاحب کی زیر صدارت جلسہ کا آغاز مکرم محمد صادق صاحب کی تلاوت اور مکرم محمد رفعت اللہ صاحب غوری یادگیری کی نظم کے ساتھ ہوا مکرم سید جعفر حسین صاحب صدر جماعت احمدیہ شادنگر نے سب سے پہلی تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ ایک جماعت خواہ وہ جسمانی ہو کہ روحانی سیاسی ہو کہ سماجی اور ابتدا میں وہ کتنی ہی منظم کیوں نہ ہو مرور زمانہ کے نتیجہ میں زوال پذیر ہو جاتی ہے یہی حال مسلمانوں کا بھی ہے۔ اس کے بعد مقرر صاحب نے موجودہ مسلمانوں کی زوال پذیر حالت کا نقشہ کھینچتے ہوئے ایک مصلح اعظم کی ضرورت کا ذکر فرمایا۔

اس کے بعد محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل نے سندی زبان میں پیشوایان مذاہب کا احترام کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر مذہب میں یہ پیشگوئی پائی جاتی ہے کہ انسان زمانی ارتقاء کے وقتاً فوقتاً پیغمبروں اور اوتاروں کا سلسلہ جاری رہتا ہے چنانچہ اس پیشگوئی کے مطابق ہر قوم میں اور ہر زمانہ میں اوتار آتے رہے ہیں۔ اور تمام پیشوایان مذاہب کا احترام کرنے کے نتیجہ میں امن عالم قائم رہتا ہے۔ اور فرقہ پرستی اور قوم پرستی وغیرہ کی وجہ سے پیدا شدہ کشیدگی دور ہو سکتی ہے۔ اس کے بعد محترم مولانا صاحب نے تقابلی رنگ میں مختلف مذاہب کی تعلیم پیش کرتے ہوئے امن عالم کے قیام کے ذرائع بیان فرمائے

اس دلچسپ اور عالمانہ تقریر کے بعد مکرم شیخ ناصر احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ خاکسار نے تقریر کی جس میں بتایا کہ ہر مذہب کا بنیادی عقیدہ توحید ہے۔ کوئی مذہب بھی توحید پرستی کے خلاف تعلیم نہیں دیتا۔ اس کی دلیل کے طور پر مختلف مذاہب کی تعلیمات پیش کیں۔ اس کے بعد محترم مولانا بشیر احمد صاحب نے پیشوایان مذاہب کے تعلق سے ایک دلچسپ نظم پڑھ کر سنائی۔

آخر میں محترم حکیم صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں جماعت احمدیہ کے خلاف غیر احمدیوں کی طرف سے اختیار کئے گئے رویہ کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ اس قسم کا سلوک ہر مامور من اللہ اور ان کی جماعتوں کے ساتھ ہوتا رہا ہے۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا شعر کہ

امروز قوم من نہ شناسد مقام من
روزے بگریہ یاد کند وقت خوشترم

کی تشریح کرتے ہوئے بیان فرمایا کہ آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شناخت لوگوں نے نہیں کی۔ لیکن ایک زمانہ آنے والا ہے کہ لوگ آپ کو نہایت ہی آہ و زاری سے یاد کیا کریں گے۔

محترم حکیم صاحب کی اس صدارتی تقریر کے بعد یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ کے بعد تمام سامعین کی چائے سے تواضع کی گئی۔ جلسہ کے بعد اراکین وفد اور خدام الاحمدیہ حیدر آباد کے لئے روانہ ہوئے

محبوب نگر۔ مورخہ ۱۸ مارچ کو جماعت احمدیہ محبوب نگر کے زیر اہتمام جلسہ سیرت النبی صلعم کا اہتمام کیا گیا۔ چنانچہ حیدر آباد سے دو جیپ کاروں کے ذریعہ اراکین وفد اور بعض نوجوان شام کو پانچ بجے نکل کر قریباً ساڑھے سات بجے محبوب نگر پہنچے۔ مکرم مولوی محمد معین الدین صاحب جو کہ باوجود ایک نو احمدی ہونے کے اپنے اندر تبلیغی جنون رکھتے ہیں اور ایک نہایت ہی مخلص احمدی ہیں نے اپنی نگرانی میں جلسہ گاہ اور دیگر امور کی سرانجام دہی نہایت احسن رنگ میں کی تھی۔

جلسہ کا آغاز ٹھیک ساڑھے آٹھ بجے زیر صدارت محترم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل ہوا۔ خاکسار نے تلاوت قرآن کریم اور مکرم محمد شمس الدین صاحب کی نظم پڑھی۔ چونکہ جلسہ کے انعقاد کی اجازت صرف ۱½ گھنٹہ تک کے لئے ہی ملی تھی اور ٹھیک دس بجے تک جلسہ ختم کرنا تھا۔ اس لئے آج کے جلسہ میں صرف دو ہی تقریریں رکھی گئیں۔ سب سے پہلے محترم حکیم محمد دین صاحب نے حضرت نبی کریم صلعم کی سیرت پر ایک مبسوط تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی آمد سے قبل لوگ اولٓئک کالانعام تھے تو رسول کریم صلعم کی آمد کے بعد اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اھتدیتم یعنی آسمان کے ستاروں کے مانند ہو گئے اور گمراہوں کے ہادی اور مرشد بن چکے تھے۔ اس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے آکر انسانیت کی لاج رکھ لی اور یورپ کے مفکرین تک یہ کہنے پر مجبور ہو گئے کہ One Mohammad Ennobled the whole Humanity۔ محترم حکیم صاحب نے حضرت رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر وضاحت سے روشنی ڈالی

اس کے بعد محترم مولانا بشیر احمد صاحب کی صدارتی تقریر ہوئی۔ آپ نے بتایا کہ اس زمانہ میں جماعت احمدیہ اس لئے کھڑی کی گئی ہے کہ رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی تعلیمات کے متعلق جو غلط فہمیاں پھیلائی گئی ہیں ان کا ازالہ کیا جائے لیکن افسوس ہے کہ ہمارے مسلمان بھائی اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ ہم احمدی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے مذہب کے خلاف ایک نیا مذہب کھڑا کرتے ہیں حالانکہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جو تعلیم دنیا کے سامنے پیش کی تھی۔ وہ بالکل قرآن و اسلام کے مطابق ہی ہے۔ چنانچہ آپ خود فرماتے ہیں کہ سہ

ایں چشمۂ رواں کہ بخلق خدا دہم
یک قطرۂ ز بحر کمال محمدؐ است

کہ میں نے جو چشمۂ روحانی تمہارے سامنے بہا دیا ہے۔ یہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بحر کمال میں سے صرف ایک قطرہ ہے۔

محترم مولانا صاحب کی تقریر اور دعا کے بعد یہ جلسہ نہایت خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوا۔ بعد فراغت ملعام جماعت کا ایک خصوصی اجلاس طلب کیا گیا۔ جس میں نئے سال کے لئے عہدیداران کا انتخاب عمل میں لایا گیا اور جماعت کی تنظیم کو مضبوط سے مضبوط تر بنانے کی بعض تجاویز اختیار کی گئیں۔ اس سے فارغ ہو کر رات کے ٹھیک ۱۲ بجے اراکین وفد بذریعہ جیپ کار چنتہ کنٹہ کے لئے روانہ ہوئے۔ اور قریباً ۲½ بجے منزل مقصود تک پہنچے۔

چنتہ کنٹہ۔ یہاں کی جماعت بہت بڑی جماعت ہے۔ اور کافی تعداد پر مشتمل ہے۔ یہاں پر ہماری ایک خوبصورت اور بڑی مسجد بھی تعمیر شدہ ہے۔ جمعہ کی نماز محترم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے مختلف تربیتی امور پر خصوصاً باجماعت نماز کی اہمیت پر روشنی ڈالی

جلسہ عام۔ مسجد احمدیہ کے سامنے واقع وسیع گراؤنڈ میں جلسہ کا انعقاد کیا گیا جلسہ گاہ کو خوبصورت جھنڈیوں سے خوب مزین کیا گیا تھا۔ چونکہ اس گاؤں میں اب تک بجلی نہیں آئی تھی اسلئے جنریٹر کے ذریعہ بجلی پیدا کی گئی اس طرح روشنی اور لاؤڈ سپیکر کا عمدہ انتظام کیا گیا۔

محترم مولوی بشیر احمد صاحب کی صدارت میں ٹھیک ۷½ بجے شام جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ خاکسار کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم محمد عبد المنان صاحب کی نظم کے بعد سب سے پہلے مکرم سید جعفر حسین صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی کی تقریر ہوئی۔ آپ نے بتایا کہ دنیا میں انبیاء رشد و ہدایت کا بیج ڈالنے کے لئے آتے ہیں۔ اور اس بیج کو بڑھانا اور ایک تناور درخت بنانے کا کام خدا تعالے نے خود اپنے ہاتھ میں لیا ہے چنانچہ ایک قلیل عرصہ قبل پنجاب کی سرزمین میں اس زمانہ کے امام نے روحانیت کا ایک بیج لیا۔ اب خدا تعالے نے اس بیج کو اتنے بڑے درخت کے ساتھ تبدیل کر دیا ہے کہ دنیا کے تمام کونوں تک اس کی شاخیں پہنچ چکی ہیں۔ اس درخت کی شاخ اس گاؤں میں بھی پہنچ گئی ہے یہ اس بات کی علامت ہے کہ یہ پودا خدا کے ہاتھ سے لگایا ہوا ہے ورنہ یہ پودا کبھی کا ختم ہو چکا ہوا ہوتا۔

جناب ایڈووکیٹ صاحب کی اس تقریر کے بعد خاکسار نے وفات مسیح ناصری علیہ السلام کے عنوان پر قرآن کریم کی متعدد آیات کی روشنی میں تقریر کی جس میں مختلف استدلال سے ثابت کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات میں اسلام کی موت ہے اور عیسائیت کی حیات ہے۔ اور اسلام کی زندگی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی موت کے ساتھ ہی اب وابستہ ہو گئی ہے۔

اس کے بعد تیسری تقریر مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب کی علامات ظہور مہدی کے عنوان پر ہوئی۔ آپ نے سورۂ تکویر میں بتائی گئی تمام علامات کا نہایت ہی احسن رنگ میں ذکر فرماتے ہوئے بتایا کہ اس زمانہ میں یہ تمام علامتیں پوری ہو چکی ہیں۔ آپ نے خاص طور پر واذا الجحیم سعرت کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ خدا تعالےٰ نے جہنم کی آگ کو اس وقت بھڑکاتا ہے جبکہ خدا کی طرف سے کوئی شخص مامور ہو کر آجائے اور دنیا کو اس کا انکار کرے۔ چنانچہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا۔ کہ خدا تعالےٰ دنیا میں

عذاب نازل نہیں فرماتا جب تک کہ کسی کو رسول بنا کر نہ بھیج دے۔ آپ نے اپنی تقریر کے آخر میں تمام علامتوں کے ذکر کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ شعر سنایا کہ ؎

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

محترم حکیم صاحب کی تقریر سے قبل عزیز احمد نے اور اس تقریر کے بعد مکرم عبد الصمد صاحب نے ایک ایک نظم نہایت ہی خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

اس کے بعد محترم مولانا بشیر احمد صاحب کی صدارتی تقریر ہوئی۔ آپ نے حضرت موعود علیہ السلام کی صداقت پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے ایک دفعہ فرمایا ہے کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ چنانچہ جماعت احمدیہ کی موجودہ پوزیشن اس بات کی طرف دلالت کرتی ہے کہ یہ جماعت خدا تعالیٰ کی طرف سے قائم شدہ ہے۔ آپ نے بتایا کہ مامور من اللہ کی شناخت کے لئے خدا تعالیٰ نے خود ہی قرآن کریم میں کئی معیار بیان فرمائے ہیں۔ ان معیاروں کے ذریعہ ہی مامور من اللہ کے دعووں کو پرکھنا چاہیئے نہ کہ انسان خود اپنی طرف سے مختلف قسم کے من گھڑت معیار بنائے۔ اس کے بعد فاضل مقرر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو پہچاننے کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے پیش کردہ کئی معیار بیان کئے۔ اور آخر میں بتایا کہ اس کسوٹی پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور شدہ مصلح اور مسیح موعود ثابت ہوتے ہیں۔

یہ جلسہ ٹھیک ½۱۰ بجے ختم ہوا۔ جلسہ کی حاضری بفضلہ تعالیٰ بہت زیادہ تھی اور جلسہ گاہ سامعین سے مکمل طور پر بھر گئی تھی۔ یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ جلسہ کے بعد تمام سامعین کو بلا لحاظ مذہب و ملت پر تکلف دعوتِ طعام دی گئی۔

کرنول۔ جماعت احمدیہ کرنول کے زیر اہتمام مورخہ ۲۰ر۲۱ر بروز سنیچر و اتوار جلسہ عام کا انتظام کیا گیا۔ چنتہ کنٹہ سے ۲۰ر مارچ کو ٹھیک ۱۲ بجے اراکین وفد اور بعض احباب جماعت دو جیپ کاروں کے ذریعے کرنول کے لئے روانہ ہوئے اور شام کو ½۳ بجے منزل مقصود پر پہنچ گئے۔

تقریب رخصتانہ۔ اس موقعہ پر برادرم مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا رخصتانہ عمل میں آیا۔ موصوف کا نکاح مکرم محمود حسن صاحب (کرنول) کی صاحبزادی کے ساتھ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۶۸ء کے موقعہ پر محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے ۱۰۰۰/- روپیہ مہر پر پڑھا تھا۔

یہ تقریب رخصتانہ مورخہ ۲۰ر مارچ بعد نماز مغرب عمل میں آئی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل نے رفقہ عمل کے مطابق شادی کے سلسلہ میں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیش فرمودہ تعلیمات کی وضاحت کی۔ اور اس سلسلہ میں جماعت احمدیہ کا نمونہ پیش کیا۔ اس تقریب میں کافی تعداد میں غیر احمدی حضرات تشریف فرما تھے۔ مولوی صاحب کی یہ مؤثر تقریر سب نے پسند کی۔ اور اس طرح بفضلہ تعالیٰ تبلیغ احمدیت کا بہترین موقعہ ہاتھ آیا۔

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حسب پروگرام جماعت احمدیہ کرنول کے زیر اہتمام ۲۰ر مارچ ½۹ بجے شب یہاں کی مشہور درگاہ معصوم باشا کے سامنے کھلی جگہ میں جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم زیر صدارت مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب منعقد کیا گیا۔ خاکسار کی تلاوت اور مکرم محمد عبد المنان صاحب کی نظم کے بعد حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بحیثیت "ایک انسان کامل" کے عنوان پر خاکسار نے تقریر کی۔ اور مختلف امور کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ رسول کریم صلعم کی کامل زندگی ہر ایک انسان کے لئے اس کی زندگی کے ہر شعبہ میں قیامت تک کے لئے کامل نمونہ ہے۔ اس کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل نے آیۃ قرآنی نٓ والقلم وما یسطرون ما انت بنعمۃ ربک بمجنون ۔۔۔۔۔ وانک لعلیٰ خلق عظیم کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ آئندہ اس قلم کے ذریعہ بڑے بڑے علوم ظہور پذیر ہوں گے۔ اور وہ سارے کے سارے علوم یہ ظاہر کر دیں گے کہ حضرت رسول کریم صلعم تمام دنیا کے لئے معلم اخلاق ہیں۔ آپ نے رسول کریم صلعم کے اخلاق عظیمہ کے کئی ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔

اس کے بعد محترم حکیم صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین کی تلاوت کر کے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو فنا فی اللہ کے رنگ میں بتایا۔ اور آپ نے کئی واقعات کی روشنی میں اس بات کو ثابت فرمایا۔ اور بتایا کہ سابقہ کتب میں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق یوں ذکر آیا ہے کہ وہ سراپا عشق انگیز ہوگا۔ چنانچہ آپ کی پوری زندگی خدا اور اس کے بندوں کے ساتھ عشق و محبت میں گذری ہے۔

یہ جلسہ رات کے ٹھیک ½۱۲ بجے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

دوسرے دن کا جلسہ۔ دوسرے دن کا جلسہ عام بھی زیر صدارت مکرم حکیم محمد دین صاحب بوقت شب ۱۰ بجے شروع ہوا۔ خاکسار کی تلاوت اور مکرم سید جعفر حسین صاحب کی نظم کے بعد مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب نے عقائد احمدیہ کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے دعویٰ مسیحیت، ختم نبوت وغیرہ امور میں پیدا شدہ غلط فہمیوں کا ازالہ کیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مختلف کتب کے حوالوں سے جماعت احمدیہ کے عقائد بیان کئے۔

دوسری تقریر مکرم سید جعفر حسین صاحب کی جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض کے عنوان پر ہوئی۔ آپ نے بتایا کہ اس جماعت کو خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں اس لئے نازل فرمایا ہے کہ اسلام کی صحیح تعلیمات اور قرآن کریم کے احکامات دنیا میں از سر نو واضح کر دیئے جائیں۔ چنانچہ بانیٔ جماعت احمدیہ نے اپنی آمد کی غرض بھی یہی بیان فرمائی کہ یحیی الدین ویقیم الشریعۃ یعنی اسلام کو از سر نو زندہ کیا جائے اور شریعت محمدیہ کو دنیا میں دوبارہ قائم کیا جائے۔

موصوف نے ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر کی تلاوت کرتے ہوئے واضح کیا کہ اس زمانہ میں مسلمانوں میں صرف جماعت احمدیہ ہی واحد جماعت ہے جو دعوت الی الخیر کا فرض سرانجام دے رہی ہے۔

اس جلسہ کی تیسری تقریر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل کی ہوئی۔ آپ نے سورۂ تکویر کی روشنی میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کی علامات بیان فرمائیں۔ خصوصاً واذا الجبال سیرت کی تشریح کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی "زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار" سے استنباط فرمایا کہ اس آیت کریمہ میں خدا تعالیٰ نے موجودہ زمانہ میں قائم ہونے والے نظام جمہوریت اور مزدور راج کی طرف اشارہ فرمایا تھا۔ نیز آپ نے آیۃ قرآنی علم الانسان مالم یعلم کی وضاحت کرتے ہوئے موجودہ سائنسی ایجادات کی طرف اس آیت میں اشارہ کیا گیا ہے۔ آپ نے اس تقریر میں حضرت مسیح موعود کی آمد اور آپ کے کارہائے نمایاں اور ان میں آپ کی عظیم الشان کامیابیوں کا ذکر فرمایا۔

آخر میں مکرم صدر صاحب نے قرآن کریم اور اقوال رسول کریم صلعم کی تعلیمات کی روشنی میں ثابت فرمایا کہ خدا تعالیٰ اپنے پیارے اور منتخب شدہ بندوں سے اس زمانہ میں بھی کلام کرتا ہے۔ اور اس کی دیگر صفات کی طرح صفت تکلم بھی جاری و ساری ہے۔ آپ نے آیۃ قرآنی یا ایھا الذین اٰمنوا اٰمنوا باللہ کی وضاحت سے تشریح کی اور موجودہ مسلمانوں کی ایمان سے دوری کا مختلف پہلوؤں پر نقشہ کھینچتے ہوئے ایک مامور من اللہ اور ملہم کی آمد کی ضرورت کا ذکر بیان کیا۔

خدا کے فضل و کرم سے ہمارا یہ جلسہ بھی دیگر جلسوں کی طرح کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری تقاریر کو مؤثر بنائے اور تشنہ روحوں کے لئے آب حیات کا کام دیں۔ آمین۔

کرنول سے روانگی۔ ہمارا یہ تبلیغی وفد دوسرے دن مورخہ ۲۲ر بروز سوموار ٹھیک ۱۲ بجے دوپہر دو جیپ کاروں میں چنتہ کنٹہ کے لئے روانہ ہوا۔ راستہ میں دھن واڑہ مقام میں جہاں مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب کا بہت بڑا کارخانہ موجود ہے، دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ ہم بعد فراغت طعام وہاں سے روانہ ہو کر شام کے پانچ بجے چنتہ کنٹہ پہنچے۔

دوسرے دن چنتہ کنٹہ سے اراکین وفد اور بعض احباب یادگیر کے لئے روانہ ہوئے اور شام کو چار بجے ہم یادگیر پہنچے۔ چونکہ اس دن کا جلسہ کا پروگرام تیاپور میں تھا جو کہ یہاں سے قریباً ۲۸ میل کے فاصلہ پر واقع ہے اس لئے ہم سب بعد نماز مغرب تیاپور کے لئے روانہ ہوئے۔ اور ½۸ بجے شب جلسہ گاہ پہنچے۔ تمام اراکین وفد کا گلپوشی کے ذریعہ استقبال کیا گیا۔

جلسہ کا انتظام یہاں کی مارکیٹ کے میدان میں کیا گیا۔ جلسہ گاہ کو جھنڈیوں، بجلی کے قمقموں اور ٹیوب لائٹوں سے خوب آراستہ کیا گیا تھا۔ یہاں کی بجلی کا انتظام ناقص ہونے کی وجہ سے منتظمین کی طرف سے جنریٹر کا انتظام کیا گیا۔

یہ جلسہ مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب کی صدارت میں ٹھیک ۹ بجے شب خاکسار کی تلاوت قرآن کریم اور قریشی محمد عبد اللہ صاحب کی نظم سے شروع ہوا۔ سب سے پہلے مکرم قریشی محمد عبد الرحمٰن صاحب صدر جماعت احمدیہ تیاپور نے خطبہ استقبالیہ پڑھ کر سنایا جس میں جلسہ کے انعقاد کی غرض و غایت بیان کی۔

جلسہ کی پہلی تقریر مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب کی ہوئی۔ آپ نے بتایا کہ خدا تعالیٰ نے ان علینا للھدیٰ فرما کر دنیا کو ہدایت سے مزین کرنا اپنا ذمہ لیا ہے۔ اس طرح دنیا کی اصلاح کیلئے خدا کی طرف سے ہی مامور آیا کرتا ہے۔ آپ نے آیت استخلاف کی روشنی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی وضاحت فرمائی۔

دوسری تقریر زیر عنوان ظہور امام مہدی مکرم مولوی بشیر احمد صاحب کی ہوئی۔ آپ نے اپنی تقریر میں وفات حضرت عیسیٰ علیہ السلام، ختم نبوت کی حقیقت اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مسائل پر ایک سیر کن تقریر کی۔

تیسری تقریر مکرم مولانا سمیع اللہ صاحب انچارج مبلغ بمبئی کی ہوئی۔ یہ بات خصوصیت سے قابل ذکر ہے کہ اس دوران میں مکرم مولانا موصوف رباتی سے پہنچا

بھارت کی مختلف جماعتوں میں یوم مسیح موعودؑ کے جلسے

جماعت احمدیہ پینگاڈی

مکرم سیکرٹری صاحب تبلیغ اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۲۳؍مارچ کو جماعت پینگاڈی میں "یوم مسیح موعودؑ" کے موقعہ پر ایک پبلک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جلسہ کے انعقاد کا پہلے سے اعلان کر دیا گیا تھا۔ اس موقعہ پر لاؤڈ سپیکر بھی استعمال کیا گیا۔ جلسہ میں تلاوت قرآن کریم مکرم ایس وی تمرالدین صاحب نے فرمائی۔ اور مولانا عبد اللہ صاحب انچارج تبلیغ کیرالا نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے۔ آپ کی صداقت اور حالات زندگی بالتفصیل بیان فرمائے۔ آپ کی تقریر سوا دو گھنٹے تک جاری رہی۔ اور بڑی توجہ اور دلچسپی سے سنی گئی۔ تقریر کا احمدی۔ غیر احمدی اور غیر مسلم دوستوں پر بہت اچھا اثر ہوا۔

کروڈ اپلی

مکرم محسن خان صاحب مبلغ اطلاع دیتے ہیں۔ کہ مورخہ ۲۲؍مارچ کو "یوم مسیح موعودؑ" کے موقعہ پر جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں جماعت کے مرد و زن اور غیر از جماعت دوست بھی شریک ہوئے تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد انہوں نے قرآن مجید کی آیات اور احادیث کے حوالہ جات پیش کرتے ہوئے اجراء نبوت۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے معجزات اور تعلیم کو بیان کیا۔ تقریر کے اختتام پر جماعت کی ترقی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی گئی۔

سملیہ رانچی

مکرم مولوی عبد الحق صاحب مبلغ مظفرپور جو آجکل رانچی سملیہ۔ گڈا میں تبلیغی دورہ پر ہیں۔ اطلاع دیتے ہیں کہ سملیہ میں جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم عزیز عبادت حسین صاحب نے فرمائی۔ نظم حیدر علی صاحب نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد انہوں نے بعثت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے موضوع پر ایک مدلل عام فہم تقریر فرمائی۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ پیشگوئیوں کی وضاحت کی۔ اور قرآن مجید و احادیث کی روشنی میں دجال کی حقیقت کی تفصیل بتائی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور جماعت احمدیہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت کے بعض واقعات بیان کئے۔ اور پھر دعا کے ساتھ اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

آسنور (کشمیر)

مکرم سید محمد حسین صاحب سیکرٹری تبلیغ اطلاع دیتے ہیں کہ جماعت احمدیہ آسنور میں زیر صدارت مولانا عبد الواحد صاحب فاضل جلسہ یوم مسیح موعود منعقد ہوا۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا بعدہٗ بشارت احمد صاحب ڈار نے درثمین سے نظم سنائی۔ اس کے بعد مکرم ماسٹر سعید احمد صاحب ڈار نے پیشگوئیاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے موضوع پر ایمان افروز تقریر فرمائی۔ اس کے بعد خاکسار سیکرٹری تبلیغ نے صداقت حضرت مسیح موعود کے متعلق کشمیر کے ایک جید عالم کی پر معارف نظم پڑھ کر سنائی مکرم ملک عبد الکریم صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ بعدہٗ مولانا عبد الواحد صاحب صدر جلسہ نے اجراء نبوت کے موضوع پر نہایت دلچسپ اور ایمان میں تازگی پیدا کر دینے والی قرآن و حدیث کے حوالوں سے احسن رنگ میں بیان فرمائی۔ اور صداقت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر روشنی ڈالی پھر بعد کارروائی جلسہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت یابی اور جماعت کی ترقی کے لئے دعا کی گئی۔

چارکوٹ

مکرم محمد شفیع صاحب سیکرٹری امور عامہ چارکوٹ اطلاع دیتے ہیں کہ ۲۳؍مارچ کو جلسہ حضرت مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم عزیز الدین صاحب نے پیشگوئیاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور محمد یعقوب صاحب نے علامات مسیح موعود علیہ السلام اور مکرم بشیر احمد صاحب سیکرٹری مال نے مسیح موعود علیہ السلام کے کارنامے اور صدر الدین صاحب نے تبلیغی ہدایت اور محمد شفیع صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عنوانوں پر تقاریر فرمائیں اور بعد دعا جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔

مرکرہ

مکرم مولوی عبد السلام صاحب مبلغ اطلاع دیتے ہیں کہ جماعت احمدیہ مرکرہ میں جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد درثمین سے نظم پڑھی گئی۔ پھر خاکسار مولوی عبد السلام صاحب مبلغ نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قبل دعویٰ کے حالات اور پھر بیعت لینے کے ابتدائی کئی واقعات اور حضور کی عظیم المرتبت اور جلیل خدمات کے بارہ میں اخبارات کے تبصرے بتائے گئے۔ اس کے بعد مکرم عبید اللہ صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت و سوانح کے موضوع پر اور مکرم پی کے عمر صاحب نے حضرت مسیح موعود کے عظیم الشان کارنامے اور مکرمہ فخر الدین صاحبہ نے بعثت مسیح موعود کے عنوانوں سے تقاریر فرمائیں۔ اس کے بعد خاکسار نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں تفصیل سے روشنی ڈالی اور بعد دعا جلسہ کا پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

کیرنگ

مکرم حافظ خان صاحب سیکرٹری تبلیغ تحریر فرماتے ہیں کہ ۲۳؍مارچ کو بادو باراں کے باعث موسم زیادہ خراب رہا۔ اس لئے ۲۴؍مارچ کو دن کے چار بجے جلسہ منعقد کیا گیا۔ صحن مسجد جو بہت کشادہ ہے جماعت کے دوستوں سے بھرا ہوا تھا۔ کئی تعلیم یافتہ غیر از جماعت دوست بھی جلسہ میں شریک ہوئے۔ جلسہ کی صدارت کے فرائض مکرم شیخ طاہر الدین صاحب بی۔ اے پریذیڈنٹ جماعت کیرنگ نے انجام دیئے۔ قرآن مجید کی تلاوت اور نظم کے بعد شیخ مکرم علی صاحب نے کلکی اوتار کی صداقت کے عنوان سے گیتا اور دوسرے شاستروں کی پیشگوئیوں سے ثابت کیا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر چسپاں ہوتی ہیں۔ اس کے بعد شیخ نیاز الدین صاحب پوسٹ ماسٹر کیرنگ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقوام عالم میں زندگی کی ایک نئی لہر اور انقلاب عظیم پیدا کر دینے کے موضوع پر تقریر فرمائی بالخصوص مسلمانان عالم میں زندگی کی جو لہر پیدا ہوئی ہے اس کا ذکر کیا۔ یٰسین خان صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس تعلیم کی وضاحت فرمائی۔ جو مسئلہ جہاد کے بارہ میں ہے۔ مکرم مولوی سید محمد سرور صاحب مبلغ سلسلہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات۔ بڑی شان سے ان کا پورا ہونا۔ اور حضور کے سنہری کارنامے کے موضوع پر بالتفصیل روشنی ڈالی۔ اس کے بعد صاحب صدر نے تمام مقررین کی تقاریر کا لب لباب بڑے احسن طریقہ سے بیان فرمایا۔ اور جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمیں چاہیئے کہ ہم سب متفق ہو کر حقیقی معنوں میں اسلام و احمدیت کی تعلیمات کی اشاعت کریں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لائے ہوئے پیغام کو دنیا کے کناروں تک پھیلائیں۔

پنکال

مکرم محمد فرقان علی صاحب صدر جماعت احمدیہ پنکال اطلاع دیتے ہیں کہ ۲۳؍مارچ کو مرکزی ہدایت کے مطابق جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مکرم محبوب خان صاحب سیکرٹری مال نے اجراء نبوت صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی تعلیم پیش کرتے ہوئے ان عنوانوں پر بالتفصیل روشنی ڈالی۔ اس کے بعد محمد فرقان علی خاکسار صدر جماعت نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کی نشانیاں بیان کیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن اور جماعت کی ترقی کو بطور دلیل پیش کیا۔ کہ دنیا کے ہر ملک میں جماعت کو دن دگنی رات چوگنی ترقی ہونا ہی صداقت کی روشن دلیل ہے۔ تقاریر کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور جماعت کی ترقی کے لئے دعا کی گئی۔ اور جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔

تمابرکوٹ

مکرم مولوی سید بشیر الدین صاحب مبلغ اطلاع دیتے ہیں کہ تمابرکوٹ میں مورخہ ۲۳؍مارچ کو جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا۔ صدارت کے فرائض مکرم جھکو خان صاحب صدر جماعت ارکوپٹنہ نے انجام دیئے۔ بعد تلاوت قرآن کریم اور نظم کے صاحب صدر نے جلسہ کی غرض و غایت بیان فرمائی۔ بعدہٗ خاکسار مبلغ سلسلہ نے سورۃ الفرقان کی آیت شریفہ تبارک الذی جعل فی السماء بروجا الخ تلاوت کرتے ہوئے بیان کیا کہ نظام جسمانی کی مانند ہی اللہ تعالیٰ نے نظام روحانی بھی قائم فرمایا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت۔ آپ کے زمانہ سے متعلق پیشگوئیاں آپ کے کارہائے نمایاں جو اسلام و احمدیت کی ترقی کے لئے حضور علیہ السلام نے انجام دیئے۔ ان پر تفصیل روشنی ڈالی۔ اجلاس کی کارروائی رات نو بجے دعا پر ختم ہوئی۔

سوناگلی

مکرم کرم الدین صاحب سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ سوناگلی اطلاع دیتے ہیں۔ کہ جماعت نے بڑی شان سے جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا جلسہ ۸ بجے شروع ہوا۔ مکرم مولوی محمد ایوب صاحب

مبلغ سلسلہ نے صدارت کے فرائض انجام دیئے۔ نواحی جماعتوں کے دوستوں نے جلسہ میں شرکت فرمائی۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مقررین نے موجودہ زمانہ میں مسلمانوں کی حالت۔ ضرورت زمانہ۔ بعثت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت۔ آپ کی صداقت پر بالتفصیل روشنی ڈالی اور وضاحت سے حقائق بیان کئے۔ اور اختتام جلسہ پر اسلام و احمدیت کی ترقی اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے پرسوز دعا کی گئی۔

بنگلور

مقامی طور پر اتوار کی چھٹی کی وجہ سے بجائے ۲۳ر مارچ کے ۲۸ر مارچ کو دار الفضل میں شام ساڑھے چار بجے زیر صدارت جناب ڈاکٹر محمد حسین صاحب، عزیز داؤد احمد صاحب کی تلاوت سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ سیکرٹری صاحب دعوت و تبلیغ نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ پروگرام کی پہلی تقریر ڈاکٹر مولوی محمد امام صاحب نے "مسیح موعود کے کارنامے" کے عنوان پر فرمائی۔ فاضل مقرر نے سب سے پہلے حضور اقدس کی مختصر سوانح بیان فرمائی۔ اور اس کے بعد حضور کے پہلے کارنامہ زندہ خدا دوسرے کارنامہ زندہ نبی، تیسرا کارنامہ زندہ کتاب پر تفصیل سے ایمان افروز طریق پر روشنی ڈالی۔

دوسری تقریر عزیز محمد ظفر اللہ صاحب نے بعنوان "حضرت مسیح موعود کے الہامات" فرمائی۔ اور بعض الہامات کو پیش کرتے ہوئے ان کی وضاحت کی۔ پروگرام کی تیسری تقریر عبد الکریم صاحب ٹیلر ماسٹر نے فرمائی آپ نے تفصیل سے رسول کریمؐ کی بعثت کے وقت دنیا کی ذلالت و گمراہی بیان کرتے ہوئے حضور کی تنہا ذات گرامی کا تمام دنیا کی مخالفت سے مردانہ وار مقابلہ کرتے ہوئے غالب آنا اسی طرح اس گمراہی کے زمانہ میں حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت اور تمام دنیا کے شدید مخالفانہ رویہ کے باوجود تنہا حضور اقدسؑ کا مقابلہ اور غالب ہونا ثابت کرتے ہوئے مقرر نے یہ نتیجہ نکالا کہ خدا تعالیٰ ہمیشہ اپنے ماموروں کی تائید و نصرت فرماتا ہے۔ اس تقریر کو بہت پسند کیا گیا۔

چوتھی تقریر جناب حامد حسین صاحب بھاگلپوری نے فرمائی۔ آپ نے حضرت موسیٰؑ اور نبی کریمؐ کی تعلیمات کا مقابلہ کرتے ہوئے افضل الانبیاء کی فضیلت ظاہر فرمائی۔ پھر مسیح ناصریؑ اور مسیح موعودؑ کا تجزیہ کرتے ہوئے مسیح محمدیؑ کی افضلیت ثابت فرمائی۔

بعدہ سید عبد الحفیظ صاحب نے انبیاء کی بعثت کی غرض خدا تعالیٰ اور بندوں کے درمیان تعلق قائم کرنا ہوتی ہے کی وضاحت کرتے ہوئے مقرر نے فرمایا۔ اس زمانہ کے مامورؑ نے ہمیں زندہ خدا سے روشناس کرایا۔ اظہار تشکر کے طور پر حضرت مسیح موعودؑ کو پُر خلوص خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے آپ کے مشن کی تکمیل کے لئے تمام احباب جماعت کو اپنی تمام توانائیاں صرف کرنے کی تلقین کی۔

بعدہٗ عزیز داؤد احمد صاحب نے بزبان انگریزی تقریر کرتے ہوئے پنڈت لیکھرام اور ڈوئی (امریکہ) کے متعلق حضور کی پیشگوئی اور اس کے عبرت ناک طریق پر پورا ہونے کا ذکر کیا۔

پروگرام کی آخری تقریر مرزا عبد الرحمن بیگ صاحب کی تھی جس میں مقرر نے حیات مسیح کے عقیدہ کو شرک قرار دیتے ہوئے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ محض اس نے اپنے فضل سے کاسر صلیب کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ پھر کسر صلیب کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ اس سے ظاہری طور پر بنائی صلیبوں کو توڑنا مراد نہیں بلکہ صلیبی عقیدہ کو غلط قرار دینا ہے تاکہ خود صلیبی عقیدہ رکھنے والے اپنے ہاتھوں سے اپنی اپنی صلیب توڑ دیں۔

چنانچہ خدا تعالیٰ نے ایسے اسباب پیدا فرما دیئے کہ خود عیسائی محقق یہ ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ عیسیٰؑ کی موت صلیب پر واقع نہیں ہوئی اس تحقیق سے عیسائی پادری پریشان ہیں اور یہ وہی نظریہ ہے۔ جو حضرت مسیح موعودؑ نے خدا تعالیٰ سے علم حاصل کر کے سب سے پہلے دنیا کے سامنے پیش فرمایا۔ اسی بنیاد پر تحقیق ہو رہی ہے۔

آخر پر صاحب صدر نے اپنی مختصر تقریر کے بعد دعا کرائی اور نماز مغرب کے لئے جلسہ برخواست ہوا۔

خاکسار مرزا عبد الرحمن بیگ
سیکرٹری دعوت و تبلیغ بنگلور

برائے داخلہ مدرسہ احمدیہ قادیان

احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان توجہ فرمائیں

صدر انجمن احمدیہ قادیان مبلغین سلسلہ کی ضرورت کے پیش نظر ہر تعلیمی سال کی ابتداء میں "مولوی فاضل" کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے طلباء کا داخلہ مدرسہ احمدیہ میں کرتی رہی ہے۔ لہٰذا اس سال بھی اس ضرورت کی تکمیل کے لئے طلباء درکار ہیں۔ اس لئے احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان سے درخواست ہے کہ اپنے بچوں کو مدرسہ احمدیہ کے داخلہ کے لئے مرکز میں بھجوائیں۔ داخلہ فارم نظارت ہذا سے حاصل کر کے مکمل اور صحیح خانہ پری کے بعد

۲۵ر اپریل ۱۹۶۵ء

تک نظارت ہذا کو پہنچ جانا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل امور قابل توجہ و ضروری ہیں:۔

۱۔ بچے کی تعلیم کم از کم مڈل اسٹینڈرڈ تک ہونی ضروری ہے
۲۔ بچہ اردو زبان بخوبی لکھ پڑھ سکتا ہو۔
۳۔ نیز قرآن کریم ناظرہ روانی سے پڑھ سکتا ہو۔

نوٹ:۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی جانب سے چار وظائف بھی مقرر ہیں۔ جو طالب علم کی ذہنی، اخلاقی، تعلیمی اور اقتصادی حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے دیئے جائیں گے۔ خواہشمند احباب مقررہ تاریخ تک فارم پُر کر کے نظارت ہذا کو ارسال فرمائیں۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

امتحان کتب سلسلہ

سابقہ دستور کے مطابق نظارت ہذا امسال بھی "امتحان کتب سلسلہ" کا انتظام کر رہی ہے چنانچہ یہ امتحان نظارت ہذا کی مقررہ تاریخ مورخہ ۳۰ر مئی ۱۹۶۵ء کو منعقد ہوگا۔ شمولیت کرنے والے احباب جماعتہائے احمدیہ ہندوستان سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اسماء معہ ولدیت متعلقہ صدر جماعت کے توسط سے ۲۵ر اپریل ۱۹۶۵ء تک نظارت ہذا کو ارسال فرما دیں تاکہ ان اسماء کی تعداد ملحوظ رکھتے ہوئے احباب کے رول نمبرز اور پرچہ جات کی ترسیل آسانی کی جا سکے مذکورہ بالا امتحان کے لئے اس مرتبہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بابرکت تصنیفات "ایک غلطی کا ازالہ" اور "چشمہ مسیحی" کو بطور نصاب منتخب کیا گیا ہے۔ اول الذکر کتابچہ کو گزشتہ دنوں حکومت مغربی پاکستان نے ضبط کر لیا تھا۔ لیکن جماعت کے پُرزور احتجاج اور پُر درد مناؤں کے نتیجہ میں حکومت مغربی پاکستان کو اپنے اس فیصلہ پر نظر ثانی کرتے ہوئے اس نا روا ضبطی کے حکم کو منسوخ کرنا پڑا۔ الحمد للہ

لہٰذا اس لحاظ سے بھی اس کتاب کا مطالعہ احباب کے لئے نہایت ضروری ہے۔ اُمید ہے کہ احباب مندرجہ بالا ہر دو کتب کے امتحان میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت فرماتے ہوئے اس کی روحانی برکات سے استفادہ فرمائیں گے

کتابچہ جات مذکورہ بالا احمدیہ بک ڈپو قادیان سے علی الترتیب موازی ایک آنہ اور موازی چار آنہ فی کاپی حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

(ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

(بقیہ صفحہ ۸)

کی شمولیت یادگیر سے ہوئی بعض وجوہات کی بنا پر حیدر آباد تا کرنول کے پروگرام میں شریک نہ ہو سکے تھے۔ آپ بمبئی سے براہ راست مورخہ ۲۲ر مارچ کو یادگیر پہنچے اور وفد میں شامل ہو گئے۔ اور ہمارے ساتھ تیما پور تشریف لے آئے۔ آپ نے اپنی تقریر میں بیان فرمایا کہ قرونِ اولیٰ کے مسلمان قرآن کریم کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ سے ہمکلام ہوتے تھے۔ اور ولی اللہ پیدا ہو جاتے تھے۔ لیکن اس زمانہ میں باوجود اس کے کہ قرآن کریم اُسی طرح موجود ہے۔ اور اب بھی اس میں یہی قدرتیں پائی جاتی ہیں۔ لیکن وہ باتیں جو قرونِ اولیٰ میں ہوتی تھیں اب نہیں ہوتیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ ثابت فرمایا کہ خدا اپنے پیاروں سے اب بھی کلام کرتا ہے۔ اس کی دلیل کے طور پر آپ نے اپنے وجود کو پیش کیا۔ فاضل مقرر نے بتایا کہ اس زمانہ میں جبکہ اسلام قصے کہانیوں اور افسانوں کا مذہب بن کر رہ گیا ہے اور رسول کریم صلعم کا وجود ایک خیالی وجود ہو کر رہ گیا ہے اور خدا تعالیٰ پر ایمان ایک فلسفیانہ تخیل بن کر رہ گیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے مامور کو مبعوث فرمایا۔ جنہوں نے آکر دنیا کے سامنے ایک زندہ خدا، زندہ نبی اور زندہ مذہب پیش فرمایا۔

آپ کی تقریر کے بعد مکرم احمد حسین صاحب وکیل تیما پور اور مکرم مبارک احمد صاحب ایڈووکیٹ نے موقعہ محل کے مطابق مختصر تقریر کی۔

ان تقریروں کے بعد صاحب صدر نے ایک مختصر سا خطاب فرمایا اور دعا کے بعد اختتام جلسہ کا اعلان فرمایا۔ اور رات کے ½۱۱ بجے یہ جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔ بفضلہ تعالیٰ اس جلسہ میں حاضری تسلی بخش تھی۔

فراغت طعام کے بعد ہم اراکین وفد اور یہاں کے ۲۵ کے قریب خدام جیپ کاروں میں یادگیر کے لئے روانہ ہوئے اور آدھی رات کے قریب ۱۲ بجے ہم سب یادگیر پہنچے۔ یہاں کل اور پرسوں بتاریخ ۲۴، ۲۵ر مارچ جلسہ پیشوایانِ مذاہب اور ۲۵ واں جلسہ سالانہ کے سلسلہ میں وسیع پیمانہ پر انتظام کیا گیا ہے۔ (باقی آئندہ)

وصـــــــــایا

نوٹ۔ وصایا منظوری سے پہلے اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی شخص کو کسی وصیت کے بارہ میں کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو اطلاع دے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۳۵۵۸ ۔ میں شیخ چاند عطار ولد محمد جلال صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت خانگی عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۳ء ساکن یادگیر۔ ڈاکخانہ یادگیر۔ ضلع گلبرگہ صوبہ میسور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲-۱۱-۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو ملازمت خانگی کے عوض مجھے اس وقت -/۵۰ روپے ماہوار مل رہی ہے۔ میں اپنی اس موجودہ و آئندہ آمد اور بوقت وفات ثابت ہونے والی جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد شیخ چاند عطار موصی ۲-۱۱-۶۴ - گواہ شد سیٹھ محمد عبد اللطیف صاحب ولد سیٹھ محمد عبد الحی صاحب یادگیر ۲-۱۱-۶۴ - گواہ شد حاجی محمد محسن صاحب ولد حضرت مولوی عبد الکریم صاحب رضی

وصیت نمبر ۱۳۵۶۱ ۔ میں محمد علی چنے کھار ولد مولانا صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت خانگی عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۶۳ء ساکن یادگیر ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ صوبہ میسور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲-۱۱-۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ البتہ میری وفات کے وقت جو جائیداد ثابت ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو خانگی ملازمت کے عوض -/۵۰ روپے ماہوار تنخواہ ملتی ہے۔ میں اپنی موجودہ و آئندہ آمد کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد محمد علی چنے کھار موصی ۲-۱۱-۶۴ - گواہ شد محمد خواجہ غوری صاحب ولد عبد الرحمن صاحب غوری سکنہ یادگیر میسور ۲-۱۱-۶۴ - گواہ شد فیض احمد صاحب شحنہ ولد عبد الکریم صاحب شحنہ یادگیر ۲-۱۱-۶۴۔

وصیت نمبر ۱۳۵۶۲ ۔ میں محمد عبد النبی کٹور ولد عبد الرحمن صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت خانگی عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۶۱ء ساکن یادگیر۔ ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ صوبہ میسور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲-۱۱-۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

ایک مکان رہائشی واقعہ محلہ حسینی علم جس کا رقبہ اندازاً ۲۵۰۰ مربع فٹ ہے۔ اور اس پر ٹین کرے ہیں میری ملکیت ہے۔ اس کی موجودہ قیمت -/۱۰۰۰ روپے ہے۔ اور کوئی جائیداد نہیں۔ میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو خانگی ملازمت کے عوض مجھے -/۸۰ روپے ماہوار تنخواہ ملتی ہے۔ میں اپنی موجودہ و آئندہ آمد کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد محمد عبد النبی موصی ۲-۱۱-۶۴ - گواہ شد سیٹھ محمد عبد اللطیف صاحب ولد سیٹھ محمد عبد الحی صاحب رضی یادگیر ۲-۱۱-۶۴ - گواہ شد حاجی محمد محسن صاحب شحنہ ولد حضرت مولوی عبد الکریم صاحب رضی یادگیر ۲-۱۱-۶۴۔

وصیت نمبر ۱۳۵۶۴ ۔ میں مبارک احمد ولد بشیر احمد صاحب قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۳۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن یادگیر۔ ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ صوبہ میسور۔

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔

(۱) ریڈیو سٹ قیمت اندازاً -/۵۰۰ روپے (۲) شاٹ گن قیمت -/۶۰۰ روپے (۳) دیگر اثاثہ قیمت -/۴۰۰ روپے ہیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں میری وفات کے وقت میری جو جائیداد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی میرا گزارہ ماہوار تنخواہ پر ہے۔ جو پرائیویٹ سروس کی صورت میں -/۱۲۵ روپے ماہوار ملتی ہے۔ میں اپنی موجودہ و آئندہ آمد کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد مبارک احمد موصی ۲-۱۱-۶۴ - گواہ شد بشیر الدین احمد صاحب ولد محمد عثمان صاحب مرحوم ساکن یادگیر ۲-۱۱-۶۴ - گواہ شد نعمت اللہ انور غوری صاحب ولد محمد اسمٰعیل صاحب غوری ساکن یادگیر ۲-۱۱-۶۴۔

وصیت نمبر ۱۳۵۶۵ ۔ میں عبد الشکور ولد محمد عثمان صاحب قوم احمدی۔ پیشہ ملازمت عمر ۳۱ سال تاریخ بیعت مئی ۱۹۵۶ء ساکن شولاپور سال یادگیر۔ ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ صوبہ میسور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲-۱۱-۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

وصیت نمبر ۱۳۶۰۰ ۔ صدیقۃ اللہ دین صاحبہ بنت سیٹھ علی محمد اللہ دین قوم خوجہ پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن سکندرآباد ڈاکخانہ خاص ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش۔ میری جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے

(۱) چار عدد سونے کی چوڑیاں وزن تین تولہ اندازاً۔ قیمت -/۴۲۰ روپے
(۲) ایک عدد گلے کی زنجیر سونے کی وزن دو تولہ " -/۲۸۰ "
(۳) ایک جوڑی کان کی ابر رنگ (موتی کی) ½ تولہ " -/۷۰ "
(۴) ایک عدد چاندی کی گھڑی " -/۵۰ "

میں وصیت کرتی ہوں کہ اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہے اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ مجھے اپنے والدین سے -/۵ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں سوائے اس جیب خرچ کے میری اس وقت کوئی ذریعہ آمد نہیں ہے۔ اگر کسی وقت کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ صدیقۃ اللہ دین اللہ دین بلڈنگ سکندرآباد آندھرا۔ گواہ شد غلام قادر شرقی میسور۔ ممتاز اگرجی درگس سکندرآباد۔

گواہ شد علی محمد بی۔ اے اللہ دین۔ اللہ دین بلڈنگ سکندرآباد۔

وصیت نمبر ۱۳۶۰۴ ۔ میں عبد الصمد ولد سیٹھ محمد عبد الحی صاحب مرحوم قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن یادگیر ڈاکخانہ خاص ضلع گلبرگہ میسور سٹیٹ۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے:۔

ایک دستی گھڑی قیمت -/۲۰۰ روپیہ (۲) الیکٹرک شیور -/۱۵۰ روپے۔ غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ میں ان مذکورہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری آئندہ جو جائیداد ہوگی یا میری وفات کے وقت میری جو جائیداد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ مجھے اس وقت تجارتی کام سے -/۱۵۰ روپیہ ماہوار آمد ہو جاتی ہے۔ میں اپنی موجودہ و آئندہ آمد کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد محمد عبد الصمد موصی ۴-۱۱-۶۴ - گواہ شد محمد بشیر الدین ولد قاری محمد عثمان صاحب حسن منزل یادگیر۔ گواہ شد سیٹھ محمد عبد اللطیف صاحب ولد سیٹھ محمد عبد الحی صاحب مرحوم حسن منزل یادگیر ۴-۱۱-۶۴۔

وصیت نمبر ۱۳۶۰۹ ۔ رضیہ بیگم صاحبہ بیوہ سیٹھ عبد اللطیف صاحب مرحوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد دکن ڈاکخانہ خاص ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا۔ میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔

(۱) حق مہر -/۲۵۰۰ روپے دو ہزار پانچ سو روپیہ۔
(۲) زیورات طلائی چندن ہار آٹھ تولے نیکلس دو تولہ۔ انگوٹھیاں دو تولہ کان کے زیور تین تولہ۔ دست بند ½ ۱ تولہ کڑے دس تولے۔ چوڑیاں دس تولے۔ بال ۱۲ تولہ جملہ ۳۷ تولہ۔

بحساب -/۱۲۵ روپیہ فی تولہ۔ کل مالیت زیور -/۴۶۲۵ روپے (چار ہزار چھ سو پچیس روپے)۔ (۳) میں علی الحساب ایک روپیہ ماہوار حصہ آمد میں دیا کروں گی۔ کیونکہ میری آمد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ اس کے علاوہ میری وفات کے وقت جو میری جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کا بھی صدر انجمن احمدیہ وارث ہوگی۔ جو رقم میں اپنی زندگی میں ادا کروں گی وہ میرے حصہ جائیداد میں سے منہا کر دی جائے گی۔

الامۃ رضیہ بیگم موصیہ گواہ شد امۃ الحی بیگم زوجہ محمد اسمٰعیل وکیل (خالہ رضیہ بیگم) ۲۳ دسمبر ۱۹۶۴ء - گواہ شد امۃ الحفیظ بیگم زوجہ محمد اسمٰعیل صاحب چیف کنٹریکٹر (والدہ رضیہ بیگم) ۲۳ دسمبر ۱۹۶۴ء۔ گواہ شد محمد اسمٰعیل فاضل وکیل یادگیر ۲۳ دسمبر ۱۹۶۴ء۔

گواہ شد محمد اسحاق ۹۴ اے کلاس حیدرآباد دکن ۲۳ دسمبر ۱۹۶۴ء

وصیت نمبر ۱۳۵۵۹ ۔ میں بشیر احمد گلبرگی ولد عبد الحمید صاحب گلبرگی قوم احمدی پیشہ ملازمت خانگی عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن یادگیر ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ۔ صوبہ میسور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲-۱۱-۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔

میری ماہوار آمد بصورت تنخواہ -/۶۵ روپے ماہوار ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ یہ وصیت میری آئندہ آمد و جائیداد اور بوقت وفات جائیداد پر بھی حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد بشیر احمد گلبرگی موصی ۲-۱۱-۶۴ - گواہ شد سیٹھ محمد عبد اللطیف صاحب ولد سیٹھ محمد عبد الحی صاحب یادگیر ۲-۱۱-۶۴ - گواہ شد حاجی محمد محسن صاحب ولد حضرت مولوی عبد الکریم صاحب رضی یادگیر ۲-۱۱-۶۴۔

خبریں

نئی دہلی ۱۲ اپریل۔ ہوم منسٹر شری گلزاری لال نندہ نے آج لوک سبھا میں اعلان کیا کہ پاکستان نے حالیہ کچھ عرصہ سے بھارت کے خلاف جارحانہ کارروائیاں تیز کر دی ہیں۔ اور بھارت سرکار ساری صورت حال سے پوری طرح آگاہ ہے اور اس سے نپٹنے کے لئے تیار ہے۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ پاکستان بعض علاقوں میں بات چیت کی تجویز پیش کر کے اپنی پوزیشن مضبوط بنانے کے لئے وقت حاصل کرنا چاہتا ہے۔ آپ آسام سرحد پر پاکستانی فوجیوں کے سنگین بھارتی احتجاج کے متعلق بیان دینے کے بعد ضمنی سوالوں کا جواب دے رہے تھے۔

جالندھر ۱۲ اپریل۔ بھارت کے وزیر خارجہ سردار سورن سنگھ نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ پنجاب میں کامریڈ رام کشن وزارت ٹھیک ڈھنگ سے چل رہی ہے۔ اسے کوئی خطرہ نہیں وزیروں کے اختلافات کے متعلق انہوں نے کہا کہ صوبہ کے نظم و نسق اور ایڈمنسٹریشن کو وزراء متفقہ طور پر صلاح مشورہ سے چلا رہے ہیں۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ میرا پنجاب کے چیف منسٹر کے طور پر کام کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ نہ میں نے اس بارہ میں کبھی سوچا ہے۔ ان سے پوچھا گیا کہ کانگریس ہائی کمان آپ کو بطور چیف منسٹر پنجاب آنے کا حکم دے تو پھر آپ کی پوزیشن کیا ہوگی؟ انہوں نے جواب میں کہا کہ جب کوئی ایسا موقع آئے گا تو سوچوں گا۔ سردست ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ انہوں نے کیرون تنک کے ملزم سچا سنگھ کی حوالگی کے متعلق بتایا کہ نیپال گورنمنٹ سچا سنگھ کو بھارت سرکار کے حوالے ضرور کر دے گی۔ انہیں صرف یہ اعتراض ہے کہ پنجاب پولیس پارٹی نے صدر نگر میں نیپالی پولیس کو اطلاع دیئے بغیر ایک مکان پر مسلح چھاپہ مار دیا۔ اب کھٹمنڈو میں کچھ ضابطہ کی کارروائی ہو رہی ہے۔ اس کے بعد وہ سچا سنگھ کو سرکار کے حوالے کر دیں گے۔ جب سردار سورن سنگھ سے شیخ عبداللہ کی واپسی کے متعلق سوال پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ شیخ عبداللہ واپس ہندوستان آئیں گے یا نہیں۔ یہ فیصلہ تو شیخ نے کرنا ہے۔ لیکن گورنمنٹ ان کے ساتھ کیا سلوک کرے گی اس کے متعلق ان کی واپسی پر سوچا جائے گا۔

مدراس ۱۲ اپریل۔ صدر کانگریس شری کامراج نے ایک اخبار کو ملاقات کے دوران میں کہا ہے کہ مرکزی ملازمتوں کے امتحانات کے لئے علاقائی زبانوں انگریزی اور ہندی کا استعمال ایک پیچیدہ مسئلہ ہے۔ یہ ڈر کہ مرکزی ملازمتوں کے امتحان علاقائی زبانوں میں ہونے سے علیحدگی کو فروغ ملے گا بے بنیاد ہے کیونکہ امیدوار کے لئے علاقائی زبانوں کے علاوہ انگریزی اور ہندی کا علم بھی لازمی ہوگا۔ آپ نے مدراس سرکار پر زور دیا کہ وہ صوبائی ملازمتوں کے امتحانات صرف علاقائی زبانوں میں کرے کیونکہ اگر صوبائی ملازمتوں کے امتحانات انگریزی میں ہو رہے ہوں مرکزی امتحانوں کے علاقائی زبانوں کے مطالبہ کا کوئی جواز نہیں۔ شری کامراج نے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ زبانوں کے متعلق کیبنٹ سب کمیٹی مرکزی ملازمتوں کے امتحانات کے سہ لسانی فارمولا منظور کرے گی۔

پٹیالہ ۱۲ اپریل۔ نئی فصل کی گندم مارکیٹ میں آنی شروع ہو گئی ہے۔ ۱۸ روپیہ فی کوئنٹل ساٹھ روپیہ تک کے بھاؤ پر بک رہی ہے جبکہ پرانی گندم کا بھاؤ ۶۵ روپے سے ۷۰ روپیہ فی کوئنٹل ہے۔ یہاں درآمد شدہ گندم کی پوزیشن تسلی بخش نہیں۔ تاہم نئی فصل کی آمد میں اضافہ ہونے سے پوزیشن کے بہتر ہو جانے کی توقع ہے۔

واشنگٹن ۱۲ اپریل۔ امریکہ کی وسطی ریاستوں میں جو گزشتہ طوفان آیا تھا اس میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد ۱۱۲ ہو گئی ہے ہزاروں اشخاص زخمی ہوئے۔

بمبئی ۱۲ اپریل۔ سابق ڈیفنس منسٹر شری کرشنا مینن نے یہاں ایک جماعتی پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ عرب ممالک کشمیر کے متعلق اپنے موقف (اسٹینڈ) پر بدستور قائم ہیں۔ شیخ عبداللہ کے پروپیگنڈا یا کسی دوسری وجہ سے کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ شری کرشنا مینن حال ہی میں مصر کے دورہ سے واپس آئے ہیں۔ آپ نے وہاں صدر ناصر اور کچھ دوسرے روسی لیڈروں کے ساتھ بات چیت کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ مغربی ایشیا میں شیخ کے دورہ کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ اگر عرب لیڈروں نے شیخ عبداللہ کے ساتھ اچھا سلوک کیا ہے تو اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ شیخ ایک بھارتی باشندہ تھا۔ جب ہم نے شیخ کے ساتھ اتنا اچھا سلوک کیا تو وہ ہم سے کیوں نہ کریں۔ جب تک ہم سوشلزم، عدم وابستگی اور نوآبادیاتی نظام کی مخالفت کی پالیسی پر قائم ہیں بھارت کے تئیں عرب ملکوں کی پالیسی تبدیل نہیں ہوگی۔

پروگرام دورہ

مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مالاباری آنریری انسپکٹر بیت المال

جماعتہائے احمدیہ جنوبی ہند کے ۸ ۴/۶۵ تا ۲۵ ۵/۶۵

مندرجہ ذیل جماعت ہائے احمدیہ جنوبی ہند کے عہدیداران مال کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مالاباری آنریری انسپکٹر بیت المال مورخہ ۸ ۴/۶۵ تا ۲۵ ۵/۶۵ مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق غرض پڑتال حسابات و وصولی چندہ جات کے سلسلہ میں دورہ کر رہے ہیں۔ امید ہے کہ جملہ عہدیداران کما حقہ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔

ناظر بیت المال قادیان

نمبر شمار	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	کیفیت
۱	مدراس	۸-۴-۶۵	۲	۱۰-۴-۶۵	
۲	میلاپالم	۱۱	۱	۱۲	
۳	ستاقلان کولم	۱۳	۱	۱۴	
۴	چیلاکورا پیریہ	۱۵	۱	۱۶	
۵	کوشالہ	۱۷	۱	۱۸	
۶	کروناگاپلی	۱۹	۳	۲۲	
۷	کالی کٹ	۲۳	۳	۲۶	
۸	کوڈیا تھور	۲۶	۱	۲۷	
۹	کروائی	۲۷	۱	۲۸	
۱۰	پینفیا پرمیہ	۲۹	۱	۳۰	
۱۱	الاظور	۱-۵-۶۵	۱	۲-۵-۶۵	
۱۲	منارگھاٹ	۳	۱	۴	
۱۳	باڈاگرا	۵	۱	۶	
۱۴	ٹیل چیری	۷	۱	۸	
۱۵	کوڈالی	۹	۱	۱۰	
۱۶	کنانور	۱۱	۳	۱۴	
۱۷	پینگاڈی	۱۵	۳	۱۸	
۱۸	منگلور	۱۹	۲	۲۱	
۱۹	مرکرہ	۲۲	۲	۲۴	
۲۰	حیدرآباد	۲۵	-	-	

چنڈی گڑھ ۱۴ اپریل۔ پنجاب کے ڈائریکٹر فوڈ سپلائیز شری اے ایس بھاٹیہ نے کل ایک انٹرویو میں کہا کہ پنجاب سرکار نے گندم اور آٹے کی قیمتوں میں اچانک اضافہ کو روکنے کے لئے فوری اقدامات کئے ہیں۔ لدھیانہ، انبالہ، امرتسر اور جالندھر کی ملوں کے لئے ہر مل کے ریزرو سٹاک سے چار ہزار بوریاں بھیجی گئی ہیں۔ بمبئی سے ہلیش گندم کی ۷۰۰ بوریاں بھیجی گئی ہیں۔ شری بھاٹیہ نے یہ امید ظاہر کی ہے کہ ہلیش گندم کی سپلائی بحال ہو جانے سے اناج کی قیمتوں میں اضافہ رک جائے گا۔ دہلی کی ایک اطلاع سے معلوم ہوا ہے بھارت سرکار نے گندم کے شاہانہ نرخوں کو برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ پنجاب سرکار ریزرو سٹاک قائم کرنے کے لئے ۲ لاکھ ٹن گندم خرید کرے گی۔